بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ | آگیا موعود عیسے مہدی آخر زمان

Digitized by Khilafat Library

۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۷ — قیمت از معاونین ... — قادیان ... — افریقہ ...

نمبر ۱۵ — قیمت از غربا ... — گورنمنٹ ... — فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موںہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔۔۔

کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ما ست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن معد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان فعل ایمان ما ست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ... للعہ
عام قیمت پیشگی ... ... للعہ
مابعد ... ... صہ
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا جاویگی البتہ جو صاحب دیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے نام ہونی چاہیئے۔ مینجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

بدر مسیح

خدا کی تازہ وحی

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر میں رہتے ہیں) مرض سل سے بیمار ہے۔ حضرت کو اس کی نسبت الہام ہوا۔

۱- حم۔ تلک آیات الکتب المبین

ترجمہ۔ لفظ حم میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں

۲- بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے

۳- ماتم کدہ

۴- انی احافظ کلمن فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو سیاہ

ترجمہ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

من ہذہ المرض یعنے من ہذہ الافت

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں۔ اور ایسی مثالیں قران شریف میں بھی موجود ہیں

پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ

۵- امید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔

۶- دوبارہ زندگی

۷- منسوخ شدہ زندگی

۸- انی بریٔ من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے)

۹- کتب اللہ علی نفسہ الرحمۃ

ترجمہ۔ خداتعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے۔

۱۰- حق علینا نصر المومنین

ترجمہ۔ ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہیں

۱۱- اتانی الرحمۃ فی اول الذکر وآخر الذکر

یعنے دو شخص جو بیمار تھے ان کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی

۱۲- رحمت اور فضل کا مقام شکر کا مقام

دورہ وفد

تیسرے وفد کے دورہ کے متعلق حسب ذیل اعلان اخبار میں کیا جاتا ہے اور بذریعہ خط بھی جماعتہائے متعلقہ کو اطلاع دی گئی ہے۔

۱۶-اپریل جمعرات کی شام کو ۱۰ بجے رات کے لاہور سے روانہ ہو کر ۱۷-اپریل ۸ بجے صبح کے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے ۱۷-اپریل ۳ بجے شام روانہ ہو کر گجرات ۱۷-اپریل ساڑھے سات بجے شام گجرات سے ۱۸-اپریل ۸ بجے صبح کے روانہ ہو کر وزیر آباد ۱۸-اپریل گیارہ بجے۔ وزیر آباد ۱۸-اپریل ۵ بجے شام کے روانہ ہو کر جموں ۹ بجے رات کے جموں سے نو بجے رات کے ۱۹-اپریل چلکر سیالکوٹ ۱۰ بجے رات کے اور سیالکوٹ سے ۲۰-اپریل چھ بجے شام کے چلکر واپس لاہور۔

ڈاک ولایت

عیسائیت و اسلام

پرسٹن میں پادری لیف بی میر نے یہ بیان کیا ہے کہ ملک کے بعض حصوں میں گرجا گھروں کی آمدنی اس قدر کم ہوگئی ہے کہ ناچ و تماشوں سے سرمایہ جمع کرنا پڑتا ہے واقعی اگر خدا (تثلیث والا) ایسا ہی دیوالیہ ہوگیا ہے کہ اس کے گرجا گھر کی آمدنی میں کھیل تماشوں سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر تمام بکھیڑا ایک قلم کیوں نہ موقوف کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب ڈگمگا رہا ہے جب عبادتگاہوں میں آدمیوں کو پھسلا کر بلایا جائے اور مذہبی معاملات کیطرف توجہ دلانے کے لئے بھیری صورتیں اختیار کی جاویں تو اوس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ مذہب کہاں تک وسیع ہوگا جنمیں ایسی باتوں کی اجازت دیگئی ہے۔

اخبار کرسچن ورلڈ لکھتا ہے۔ کہ حیوانیت لندن میں تو اپنی تکمیل کو پہونچگئی ہے اس کا علم ادب وسیع اور عالمگیر ہوگیا ہے۔ کہ گنگا پور جا کر مکانات میں جہان کا دستور العمل کچھ اور ہی ہے۔ وہان کی پبلک کی رائے ہی علیحدہ ہے اور جہان کے باشندے اپنی حالت پر مطمئن معلوم ہوتے ہیں۔ اس شہر میں جہان کفر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو وہان اس بات کے خیال سے جسم میں تھرتھری پیدا ہوجاتی ہے کہ ہزار ہا لڑکے سال بسال اپنا وطن چھوڑ کر دیگر اضلاع سے وہان آئیں۔ شراب نوشی ان سب خباثت کی جڑ نہ سہی۔ لیکن ان سب بدتہذیبیوں اور بے شرمیوں سے شراب کی پکی دوستی ہے"۔ افسوس ہے کہ اخبار کرسچن ورلڈ نے ان الفاظ کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ کیا کہ انگلستان میں جو اخلاقی بدتہذیبیاں پھیلی ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ اسلام کے قوانین فطرت کے بالکل مطابق اور موافق ہیں آج لندن میں جو خرابیاں ہیں اور جن کی برائیاں آج پادریوں کو محسوس ہورہی ہیں۔ وہ شریعت اسلام کے مذہبی قوانین سے بالکل ممنوع ہیں۔ شراب نوشی کا دفعیہ کسی پارلیمنٹ کے قانون سے نہ تو ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ہان اگر ممکن ہے تو اسی صورت سے ہے۔ کہ یہ امر ذہن نشین کر دیا جائے کہ شراب نوشی خدا کے احکام کے بالکل خلاف ہے مذہب اسلام نے شراب نوشی۔ قمار بازی۔ اور عیاشی کی جن صاف اور زبردست لفظوں میں ممانعت کی ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ان خرابیوں سے مسلمان نہ صرف بطور سوسائیٹی سے پرہیز کرتے ہیں۔ بلکہ مذہبی طور پر اس سے نفرت کلی رکھتے ہیں۔ جس کی نظیر تمام اسلامی ممالک میں مل سکتی ہے اگر انگلستان اپنے اخلاق کو سدھار سکتا ہے تو اس کے لئے یہی ترکیب ہے۔ کہ وہ اسلام کے عمدہ اصولوں کو اختیار کرے اور پھر انگلستان سے شراب خوری۔ قمار بازی۔ سود خوری۔ زنا۔ فحش وغیرہ خرابیاں جلد نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور انگریزی نسل کی تنزلی کا کچھ بھی اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جسے ہر قوم و ملت کا آدمی بلا تکلف قبول کر سکتا ہے۔ نیچر کا یہ ہی منشاء ہے کہ انسان اسلام ہی کے لئے پیدا ہوا ہے اور اسلام انسان کی بہتری کو۔ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ ابتدائے تخلیق عالم سے یہ مذہب جاری ہے اور جاری رہے گا۔ مذہب اسلام کے فطری مذہب ہونے پر انسانی عقل ہمیشہ ساتھ دیتی ہی ہے۔ اسلام کا ہر ایک مسئلہ سائنس کی کسوٹی پر روز اول میں پہلے ہی سے کس لیا گیا ہے۔

ہمعصر انسٹیٹیوٹ مولانا شبلی کے لکچر کا خاصہ اسی بارہ میں درج کرتا ہے۔ کہ اونہوں نے اپنے لکچر میں بمقام علی گڈھ یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام ایک فطری مذہب ہے اور دنیا کے تمام مذہبوں سے زیادہ وہ اس قابل ہے کہ اس کو عام آدمی قبول کرسکیں۔ اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا۔ کہ ہندوں میں برہمنوں چھتریوں ویشوں اور شودروں کے یکسان حقوق نہیں ہیں ان میں کوئی شخص عبادت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ ایک پنڈت موجود نہ ہو۔ یعنے خدا تک پہنچنے کے لئے بھی ان میں سے ہر ایک کو اپنے سے اعلےٰ شخص کی مدد کی ضرورت ہے۔ شودر کے کانوں میں اگر ویدوں کی آواز پہونچے تو شاستروں کا حکم ہے کہ اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے عیسائیوں کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک کوئی شخص پادری کے سامنے توبہ نہ کرے اور پادری اس کی مغفرت کا وعدہ نہ کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ مردوں اور عورتوں کے حقوق میں مساوات بھی ان مذہبوں میں نہیں ہے۔ اس بات کو بہت عرصہ نہیں گذرا کہ عیسائی بھی ہندوں کیطرح عورتوں کو ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان میں ایک دفعہ اس سوال پر بحث ہوئی تھی کہ عورتوں میں روح ہے یا نہیں فیصلہ یہ ہوا۔ کہ روح تو ہے۔ مگر وہ مردوں کی غلامی کے لئے بنائی گئی ہیں۔ یورپ میں چند روز پہلے یہ دستور بھی تھا۔ کہ شادی ہوتے ہی بیوی کی جائداد خاوند کے قبضے میں چلی جاتی تھی۔ برخلاف اس کے اسلام میں سب کے حقوق یکسان ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی برتری بجز نیکی اور پرہیزگاری کے نہیں ہے یہاں ایک کی توبہ دوسرے کے ذریعہ سے قبول نہیں ہوتی۔ اسلام نے صاف اعلان کیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق یکسان ہیں اور جو مرد کمائیں وہ اون کا اور جو عورتیں کمائیں وہ ان کا مال ہے۔ اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ غلاموں کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ادنےٰ حالت سے نکلکر امارت اور حکومت کے رتبے پر پہونچگئے۔ جب کوئی شخص مذہب اسلام قبول کرتا ہے۔ خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا ہو اس کو فوراً وہی حقوق مل جاتے ہیں جو سب مسلمانوں کو ملے ہوئے ہیں۔ (دار السلطنت)

ہنٹلی پامر کے بسکٹ

ہز اکسلنسی شیخ عبد اللہ کوئیلم بی۔ اے ایل ایل ڈی وکیل لورپول سے اکثر مسلمانوں نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہنٹلی پامر کے بسکٹ جو لنڈنگ میں تیار ہوتے اور ہندوستان و دیگر مقامات میں کثرت سے فروخت ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے قابل استعمال ہیں یا نہیں چنانچہ شیخ الاسلام نے کارخانہ کو لکھا کہ ہم بسکٹ کی تیاری کا کارخانہ اس نیت سے معائینہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی شے مسلمانوں کے مذہب کے خلاف سور کی چربی وغیرہ کے قسم سے تو استعمال نہیں ہوتی اس کا جواب کارخانہ نے یہ دیا کہ ہمارا دستور نہیں کہ ہم باہر کے آدمیوں کو اپنا کارخانہ دکھلائیں یا مال کی بناوٹ کی تحقیقات کرنے دیں بسکٹ میں کون کون سی شے استعمال ہوتی ہے اس کو بھی ہم نہیں بتلا سکتے سوائے اس کے اور کوئی اطمینان نہیں دے سکتے کہ بازار میں جو عمدہ اور خالص چیزیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں سے ہم اپنے بسکٹ تیار کرتے ہیں ہم اپنے تجارتی راز کو جو قیمتی ہے افشا کرنا پسند نہیں کرتے۔

اس جواب پر شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ ہم اس کی سفارش نہیں کر سکتے کہ مسلمان اس کارخانے کے بسکٹ یا کیک استعمال کریں۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکریٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

حقیقۃ الوحی

شیخصاحب نے اتمام البرہان کے صفحہ ۱۵ - ۲۹ مین وحی والہام کے مترادف المعنے ہونے نہ ہونے کی بحث چھیڑ کر غیر متعلق امور خانہ فرسائی شروع کر دی اور اس معرکۃ الآرا بحث کو یونہی ناتمام چھوڑ کر سرسری طور سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا آنا منقطع ہوگیا۔ اور پہر خاموش ہوگئے۔ لہذا ہم اس مضمون مین وحی کے معنے حقیقت وحی اور اس کے بقا و انقطاع پر ذرا البسط کے ساتھہ بحث کرینگے اور اسی ضمن مین کشف والہام کے معنے حقیقت الہام اور وحی والہام کے مترادف المعنے ہونے نہ ہونے پر بھی بحث کرینگے پس واضح ہو کہ وحی کے لغوی معنے حسب ذیل ہین۔

وحی کے لغوی معنی

الوحی - الاشارہ یقال وحیت لک بخبر کذا ای اشرت وصوت به رویدا نقله الجوهری وقال الراغب الاشارة السریعة قلت وعلی ذلک قوله فاوحی الیهم ان سبحوا وفی القاموس الوحی الاشارة والمکتوب والرسالة والالهام والکلام الخفی وکل ماالقیته الی غیرک اه وقال ابن الاعرابی یقال اوحی الرجل اذا بعث برسول ثقة الی عبد من عبیده ثقة اه واللغة الفاشیة فی القرآن اوحی بالالف والمصدر المجرد ویجوز فی غیر القرآن وحی الیه وحیا والوحی ما یوحیه الله الی انبیاءه (تاج) قال تعالی - واوحینا الیک الایة - وقال ابن الانباری سمی وحیا لان الملک اسره عن الخلق وخص به النبی المبعوث الیه واصل الایحاء ان یسر بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا هذا اصل الحرف ثم قصر ایحاء علی معنی الهمه - وقال ابو اسحق اصل الوحی فی اللغة اعلام فی خفاء ولذلک صار الالهام یسمی وحیا قال الازهری وکذالک الاشارة والایماء یسمی وحیا والکتابة تسمی وحیا وقوله عز وجل وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب معناه الا ان یوحی الیه وحیا فیعلمه بما یعلم البشر انه اعلمه اما الهاما او رؤیا واما ان ینزل علیه کتابا کما انزل علی موسیٰ او قرآنا یتلی علیه کما انزله علی سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم - وکل هذا اعلام وان اختلف اسبابها والکلام فیها - وقال الراغب اصل الوحی الاشارة السریعة وذلک یکون بالکلام علی سبیل الرمز والتعریض ویکون بصوت مجرد عن الترکیب وباشارة ببعض الجوارح وبالکتابة وغیر ذلک ویقال للکلمة الالٰهیة التی تلقی الی انبیاءه واولیاءه وحی وذلک اما برسول مشاهد تری ذاته ویسمع کلامه کتبلیغ جبرئیل فی صورة معینة واما بسماع کلامه من غیر معاینة کسماع کلامه تعالی واما بالقاء فی الروع کحدیث ان جبرئیل نفث فی روعی واما بالهام نحو واوحینا الی ام موسی واما بتسخیر نحو واوحی ربک الی النحل۔

(تاج) وقوله تعالی واذ اوحیت الی الحواریین ای القیت فی قلوبهم وقیل امرتهم وقوله اذ یوحی ربک الی الملائکة ای یامر ومثله واوحی فی کل سماء امرها

لغات القرآن جلد دوم مؤلفہ مولانا عبد الحی الحویزی۔

ترجمہ - وحی اشارہ کو کہتے ہین کہا جاتا ہے اشارہ کیا مین نے تیرے لئے ساتھہ خبر کے اسی طرح یعنی اشارہ کیا مین نے اور آوازہ دیا مین نے تہوڑا نقل کیا اس کو جوہری نے اور کہا راغب نے اشارہ جلدی سے مین کہتا ہون اور اوپر اس کے اللہ تعالی کا قول پس اشارہ کیا طرف اون کے یہ کہ تسبیح کرین اور قاموس مین ہے - وحی کے معنی اشارہ اور کتابت اور مکتوب اور رسالت اور الہام اور کلام مخفی اور ہر ایک جو ڈالے تو اپنی کو طرف غیر اپنے کے اھ اور کہا ابن اعرابی نے کہا جاتا ہے - اوحی الرجل جب بہیجتا ہے ساتھہ رسول ثقہ کے طرف بندے کے اپنے بندون مضبوط سے اھ - اور لغت مشہور قرآن مین اوحی ساتھہ الف کے اور مصدر مجرد اور جائز غیر قرآن مین وحی الیہ وحیا وحی کی گئی طرف اس کے وحی کیا جانا اور وحی جو وحی کرتا ہے اللہ طرف اپنے نبیون کے (تاج) کہا اللہ تعالی نے اور وحی کی ہم نے تیرے - الایۃ - اور کہا ابن انباری نے نام رکہا گیا وحی اس واسطے کہ فرشتے چہپاتے ہین اس کو مخلوقات سے اور خاص کرتے ساتھہ اوس کے نبی جو بہیجا ہوا ہوتا ہے طرف اس کے اور وحی کا اصل یہ ہے کہ مخفی کرتا ہے بعض اون کا طرف بعض کے جیسے کہ نیچ کہنے اللہ تعالے کے ہے وحی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے ملمع ساز باتین دہوکہ دینے کے لیئے یہ اصل حرف ہے پھر مقصود ہوا وحی کی اوس کو اوپر معنے کے الہام کیا اس کو اور کہا ابو اسحق نے اصل وحی لغت مین جتانا مخفی سہی اور اسلئے یہ ہوگیا الہام نام رکہا جاتا ہے وحی کہا ازہری نے اور اسی طرح اشارہ اور ایما نام رکہا جاتا ہے وحی اور کتابت کا نام رکہا جاتا ہے وحی اور اوس کا قول اور نہین ہے واسطے بشر کے یہ کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی یا پردے کے پیچھے یعنی اس کے مگر یہ کہ وحی کرے طرف اس کے وحی کرنا پس سکہاتا ہے ساتھہ اوس کے سکہاتا ہے بشر کو یہ الہام یا رویا اور یا یہ کہ اوتارتا ہے اوس پر کتاب جیسے کہ اوتارا اوس نے موسیٰ پر یا قرآن پڑہا جاتا ہے اوپر جیسے کہ اوتارا اوس نے اوس کو اوپر سردار ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہر ایک اعلام ہین اور اگرچہ مختلف ہین اسباب اور اون کے اور کلام اوس مین اور کہا راغب نے اصل ہے معنی اشارہ جلدی سے اور یہ ہوتا ہے ساتھہ کلام کے اوپر طریقے رمز اور تعریض کے اور ہوتی ہے ساتھہ آوازہ مجرد کے ترکیب سے اور ساتھہ اشارہ کرتے بعض جوارح کے اور ساتھہ کتابت کے اور سوا اس کے اور کہا جاتا ہے واسطے کلمہ الہیہ کے وہ جو ڈالتا ہے طرف نبیون اور ولیون اپنے کے وحی اور یہ بات ساتھہ رسول مشاہد کے دیکھتا ہے اوس کی ذات کو اور سنتا ہے اوس کی کلام کو مانند پہنچانے جبرئیل کے بیچ صورت معینہ کے اور یا ساتھہ سننے کلام کے بغیر دیکھنے کے مانند سننے کلام اللہ تعالے کے اور یا ساتھہ ڈالنے کے دل مین مانند حدیث کے کہ تحقیق جبرئیل نے پہونکا میرے دل مین اور یا ساتھہ الہام کے مانند اور وحی کی ہم نے طرف مان موسے کی کے اور یا ساتھہ قابو کرنے کے مانند اور وحی کی تیرے رب نے طرف شہد کی مکھیون کے (تاج) اور اللہ تعالے کا قول اور وحی کی مین نے طرف حواریون کے یعنی ڈالی

مین نے بیچ دلون ان کے اور کہا گیا حکم کیا مین نے اون کو۔ اور اس کا قول جب وحی کرتا ہے تیرا رب طرف فرشتون کے یعنی حکم کرتا ہے اور شل اس کے اور وحی کی بیچ ہر ایک آسمان کے اپنی بات کی"

غیاث اللغات مین لکھا ہے۔ وحی۔ بالفتح پیغام خدا وسخن رمز۔

الہام کے معنے

مجمع البحار مین لکھا ہے الالہام ان یلقی اللہ فی النفس امرًا یبعثہ علی الفعل او الترک وھو نوع من الوحی یختص اللہ بہٖ من یشاء من عبادہ۔ یعنے الہام کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالےٰ ڈالدے نفس مین ایک امر کو کہ باعث ہووے اس ملہم کو کسی چیز کے فعل پر یا ترک پر۔ اور وہ الہام ایک قسم ہے وحی کی۔ خاص کرتا ہے اللہ تعالےٰ ساتھہ اوس کے جس شخص کو چاہتا ہے اپنے بندون سے۔

غیاث مین لکھا ہے۔ الہام بالکسر آنچہ در دل کے اندازد۔ خدا تعالی از خبر وقوع خیر وشر از بحر الجواہر ولطائف ومنتخب وکنز۔

کشف کے معنے

عیون المفردات مین لکھا ہے۔ کشفت الثوب عن الوجہ وغیرہ۔ یعنی اوٹھا دیا مینے کپڑے کو منہہ پر سے اور یا منہہ کے غیر پر سے۔ پس کشف کے معنے ہوئے کسی چیز کے منہہ پر سے پردہ کا اوٹھا دینا اور کہولدینا۔

غیاث مین لکھا ہے " بالفتح برداشتن پردہ از روئے چیزے وکشادہ وبرہنہ کردن"

پس لغت اور قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق وحی کے معنے جیسا کہ عبارات مندرجہ بالا سے ظاہر ہین دراصل یہ ثابت ہوئے۔ کہ کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز کی طرف اشارہ کرنا یا چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دیا جانا۔ اور جب خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی کو چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دیجاوے تو اسلامی اصطلاح کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اس پر وحی نازل کی۔ نزول وحی کی مختلف صورتین ہین جن مین سے بعض کو الہام یا کشف یا رویا سے تعبیر کرتے ہین۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کلیتاً ومطلقاً وحی الہی کا نزول منقطع ہو گیا یا بدستور سابق باقی ہے اگر بدستور سابق نہین تو وحی الہی کی تمام اقسام مین سے کونسی قسم منقطع ہو گئی۔ اور کونسی باقی ہے۔

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ ہر قسم کی وحی الہی منقطع ہو گئی نہ ہر قسم کی وحی الہی کا نزول باقی وجاری رکھا گیا بلکہ بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گئی اور بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے باقی وجاری رکھی گئی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شریعت محمدیہ چونکہ قیامت تک قائم رہیگی اور اس مین کسی قسم کی کمی بیشی یا تغیر وتبدیل مطابق آیۃ کریمہ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور آیۃ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور آیۃ کریمہ ان اللہ لا یخلف المیعاد نہین ہوسکتی۔ اسلئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسی ربانی اطلاع یا وحی کسی شخص پر قیامت تک نازل نہین ہوسکتی جو شریعت جدیدہ لائے یا مخالف وناسخ شریعت محمدیہ ہو۔ مسلم کی ایک حدیث منقولہ اتمام البرہان صفحہ ۲۴ مین جو یہ مذکور ہے۔ کہ ام ایمن رضؓ اس بات پہ روئین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد الوحی منقطع ہو گئی۔ وہ خاص وحی شریعت کے انقطاع کی طرف اشارہ ہے۔

غرض وحی شریعت کے سوائے باقی تمام قسمین وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قیامت تک ویسی ہی قائم وبرقرار وباقی وجاری ہین جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین اور نیز اوس سے پہلے قائم وجاری تھین۔ کیونکہ وجود باریتعالےٰ اور اوس کی صفات خاصہ پر خلق اللہ کو یقین دلانے اور اون کو حقائق ومعارف شریعت سمجہانے اور نیز ایمانی وعرفانی حالت کی ترقی وتکمیل کے لئے اون کو مراتب ثلثہ علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین پر درجہ بدرجہ پہونچانے کے لئے ربانی اشارات واعلامات یعنی بقیہ اقسام وحی کی ضرورت جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے تھی ویسے ہی بعد وفات تاقیامت باقی رہی اور رہیگی۔ تفسیر فتح البیان مین بہی یہی فیصلہ دیا ہے چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے۔ والمتفق ان المنفی وحی الرسالۃ لا مطلق الوحی۔ یعنے اسبات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولیاء کو وحی رسالت نہین ہوتی نہ یہ کہ مطلق وحی نہ ہوتی ہو۔ آیات واحادیث مندرجہ ذیل اس رائے کی موید ہین۔ خداوند کریم قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تتنزل علیہم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیٰؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم۔ پارہ ۲۴

تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پہر اسی پر ٹہرے رہے اون پر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تہا۔ ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تم کو وہان ہے جو چاہے جی تمہارا اور تم کو وہان ہے جو منگواؤ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے۔

اس آئت سے جس کا نفاذ قیامت تک قائم رہیگا۔ یہ ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کو اپنا رب مان لیتے ہین اور پہر اسپر استقامت دکہلاتے ہین اونپر ملائکہ اللہ نازل ہوتے ہین اور اون کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع دیتے ہین کہ تم نہ خوف کرو نہ غمگین ہو بلکہ اس بہشت کی خوشخبری سے جسکا تم کو وعدہ ملگیا خوش ہو جاؤ ہم دنیا واخرت مین تمہارے مددگار ہین۔ اب ظاہر ہے کہ مستقیم الاحوال مومنون کو فرشتے جو یہ اطلاع دیتے ہین تو صرف اپنی مرضی سے تو ایسا نہین کر سکتے بلکہ خدا کے حکم کی تعمیل ہی کرتے ہین اور خدا تعالےٰ کا حکم پاکر اوس کی مرضی سے جو مخفی تہی اوس کے خاص بندون کو مطلع کرتے ہین اور پہلے ہم ثابت کر چکے ہین کہ متذکرہ بالا اطلاعین جو خدا کی طرف سے دیجاتین وحی تہی کی تعریف مین داخل ہین۔

قرآن کریم کی ایک دوسری آیت بہی اسی امر کی مصدق ہے اور وہ یہ ہے:-

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمت اللہ ذلک ہو الفوز العظیم

پارہ ۱۱ رکوع ۱۲

سن رکہو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اون پر نہ وہ غم کہائین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اون کو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے جی اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملتی۔

اس آیت اور پہلی آیۃ دونون کا ایک ہی مطلب ہے۔ اولیاء اللہ کو بشارت آمیز اطلاعین دئے جانیکا دونون آیتون مین صراحتاً مذکور ہے۔ البتہ اس آیۃ مین یہ بات زیادہ ہے۔ کہ اولیاء اللہ کے لئے جو نصرت اور بشارت

(باقی آیندہ)

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم آلہی صاحب رئیس و ضلعدار بھیرہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور مخالف مذاہب کی موجین اسلام کی کشتی غرق کرنے کو تھین اور ندی نالے خشک ہو جانے کی وجہ سے چمنستان احمدیہ پر خزان آگئی تھی تو ضرور تھا کہ سمندر سے اس پر آشوب زمانہ مین ایک عظیم الشان دریا نکالا جاتا جسکی تیرہ سو برس پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جس سے گلستان اُمّتِ محمدیہ سابق کی طرح پھولتا پھلتا اور بو قلمون غنچے اور شگوفے نکالتا جسکی خوشبودار ہوائین تمام دنیا کو معطر کرتین۔ ایسا ناخدا پیدا کرتا جو اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کنارے پر پہونچاتا اگر یہ مانا جائے کہ سلسلہ وحی الہام منقطع ہو گیا اور نور نبوت کا آب رواں رک گیا اور ختم ہو گیا تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ اسلام کا باغ ویران ہو گیا اب کوئی کتنا ہی مجاہدہ اور ریاضت کرے اس کی کوئی شنوائی نہین اور کوئی چشمہ ہدایت سے لبالب ہو کر کھیتوں اور باغوں کو سیراب نہین کر سکتا اور نیز (نعوذ باللہ) آیت صراط الذین انعمت علیہم کا ہر ایک نماز مین سکھایا جانا عبث دکھائی دیتا ہے۔ خدا سے انبیا صدیق شہید کے درجات کا خواستگار ہونا ایک لغو امر ٹھہرتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ نبوت سے مراد یہ نہین ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوی کیا ہے یا کوئی نئی شریعت لائے ہین بلکہ یہان نبوت سے مراد کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے نصیب ہوتی ہے

ہست اوخیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اور اس کثرت مکالمہ اور مخاطبہ کا نام گویا کہ دوسرے لفظون مین نبوت ہے۔ مگر یہ ایمان رکھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری آسمان سے اُتر کر خلق خدا کو آخری زمانہ مین ہدایت پہنچائینگے سراسر مہر نبوت کو توڑنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین سخت گستاخی اور بے ادبی کرنا اور خدا کے پاک کلام کو جھٹلانا ہے (بیوی خاموش) پھر بیوی سے پوچھا۔ کہ وفات مسیح کے قائل ہوئے یا نہین۔ پھر بھی اسی ملاہٹ اور ہٹ دھرمی کا اظہار کیا۔ مینے کہا چلو آگے سنو۔ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین ..... منہا تخرجون والی آیت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کرۂ زمین سے کہین آگے پیچھے نہین جانے دیتی۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ جب تک تمہاری زندگی ہے یہان ہی جیوگے اور یہان ہی مروگے اور پھر یہان ہی سے نکالے جاؤگے قریب تھا کہ بیوی کی آنکھوں سے آنسو نکل آوین مجلس سے نکلکر دوڑی دوڑی اپنے باپ مولوی چاوہ صاحب کے پاس گئی جس نے اوس کو یہ پٹی پڑھائی۔ کہ پھر آیۃ بل رفعہ اللہ پیش کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اٹھا لیا مینے کہا اٹھا تو لیا لے کہان گیا اس نے کہا اپنے پاس۔ مینے کہا کہ خدا کا کوئی جسم ہے جواب ملا نہین۔ مینے کہا کہ کونسی جگہ ہے کہ جہان خدا نہین جہان تین آدمی ہین وہان چوتھا خدا ہے جہان چار ہین وہان پانچوان خدا ہے۔ غرضکہ ہر جگہ خدا حاضر ناظر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام جو کہ مجسم ہین کبھی خدا کے ساتھ نظر نہین آئے۔ مینے کہا بیوی صاحبہ اگر آپ مجھے قرآن کریم سے عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا نکالدین تو مین بخدا پانسو روپیہ نقد انعام دینے کو طیار ہون بیوی صاحبہ نے کیا اظہار عقلمندی کیا۔ کہ قرآن کریم کا حاشیہ مجھے دکھلانے لگی کہ دیکھو یہ آسمان کا لفظ لکھا ہوا ہے مین نے کہا خدا کا کہا ہوا عربی لفظ دکھاؤ جس کے معنے آسمان کے ہون (جواب ندارد) مینے کہا اب بھی آپ وفات کے قائل ہوئے یا نہین مگر وہی ڈھاک کے تین پات۔ بعد ازان مینے کہا کہ خداوند کریم نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے عیسیٰ جب تک تم زندہ رہو نماز پڑھتے رہو زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنی مان کی خدمت کرتے رہو۔ مگر اس کی مان بوڑھی بیچاری یہان چیختی چلاتی زیر زمین ہو گئی اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جا براجے کیا خداوند کریم اپنے وعدے کے خلاف کارروائی کرتا ہے ہرگز نہین پس ہرگز نہین۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عین حیات مین بالکل اپنی والدہ سے علیحدہ نہین ہوئے بلکہ ایک فرمانبردار بچے کی طرح ان کی خدمت بجا لاتے رہے۔ مینے کہا کہ بیوی صاحب اچھا یہ تو بتلایئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کوئی خزانہ بھی ساتھ لے گئے اگر لے گئے تو پھر وہان زکوٰۃ کس کو دیتے ہین پھر وہی چپ۔ پھر مینے اس کو وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد کی آیت کی طرف توجہ دلائی اور اوس کا مفہوم بتلایا اور بعد ازان یہ بات جتائی۔ کہ جب رسول خدا فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ہاتھ مین تلوار پکڑ کر کہا کہ جو کوئی کہے کہ رسول فوت ہو گیا مین اس کی گردن اڑا دونگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر یہ آیۃ کریمہ پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ محمد اللہ کے رسول تھے تحقیق ان سے پہلے سب رسول گذر چکے ہین اگر یہ مر جائین یا قتل کئے جاوین تو کیا تم اسلئے پاؤن پھر جاؤگے اگر اس وقت صحابہ اکرام کا یہ مذہب ایمان یا خیال ہوتا کہ حضرت عیسیٰ ع زندہ آسمان پر موجود ہین تو حضرت عمر فوراً بول اُٹھتے کہ عیسیٰ علیہ السلام کیون اب تک زندہ ہین۔ بیوی نے یہ ور افشانی کی۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض۔ مینے کہا واہ صاحب واہ آپ اپنے رسول صلعم پر حضرت عیسیٰ کو فضیلت دے رہے ہین۔ بربین عقل و دانش بباید گریست۔ جب کسی طرف سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور یاس و حسرت نے اس کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تو بابا بابا پکارتی اپنے باپ کے پاس پہونچی جسکو پیر فرتوت نے یہ مولویانہ حجت پڑھائی کہ اب تمہارے پاس کوئی دلیل نہین نفس مضمون کو چھوڑ نماز کے فرائض پوچھ۔ حتی کہ آتے ہی بیموقعہ بے محل سوال کیا۔ مینے کہا کہ اس کٹ حجتی کو چھوڑ دو۔ جب مین بفضلہ تعالیٰ تیرے دل پر وفات مسیح کو جما دونگی اور تو مسیح موعود کو مان کر میرے عقیدہ پر آجائیگی تو پھر تجھے نماز کے فرض وغیرہ سب کچھ بتا دونگی۔ بیوی صاحبہ نے جھنجھلا کر اور اپنے ہوش و حواس کو خیرباد کہہ کر بیان یاوہ گوئی اور اپنی ملاہٹ اور کم مائگی کا اظہار کیا کہ مین تمہارے عقیدہ اور مذہب کو سو جوتے مارتی ہون۔ جسکا میری طرف سے یہی جواب تھا کہ جواب جاہلان باشد خاموشی

اخیر مین مین پھر اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتی ہون کہ میرا مدعا کسی قسم کی شہرت یا ہار جیت حاصل کرنیکا نہین تھا بلکہ صرف اپنے آپ کو فرض تبلیغ سے سبکدوش کرنے اور مستورات پر اتمام حجت کرنیکا تھا ؎

ہم اپنا فرض اے دوستو! اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ یہ تبلیغ کا بیج جو محض للہ بویا گیا ہے ضرور اُگیگا پھلیگا اور پھولیگا الٰہی اس قوم کو ہدایت اور نور ایمان عطا کر تا مسیح موعود کو پہچانین اور اونکو ضلالت اور جہالت کے گڑھے سے نکال تا کہ فلاح پائین تو بڑا رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم ہے۔ آمین ثم آمین۔

الراقمہ۔ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہپور

السلام علیکم

بوجہ سوء مزاج معدہ وضعف دماغ کھانا کھانے کے بعد میرے سر مین اکثر درد رہتا ہے بعض اوقات طبیعت بہت بیقرار ہو جاتی ہے۔ پرسون شام کو بھی یہی حالت تہی ایسے وقت مین ایک بے یار وغمگسار مسافر دعا کے سوا کیا کر سکتا اور یہی ہر مومن کا ہتھیار ہے۔ خود تو دعا کی ساتھ ہی خیال آیا اپنے بھائیون کی امداد بھی اس مین شامل ہو۔ تو مراد دل حاصل ہو جاوے۔ چنانچہ مین باہر بیٹھ گیا۔ اب جو بھائی گذرتے ہین۔ السلام علیکم کہتے ہین جس کے معنے میرے مناسب حال یہی ہےتے۔ کہ تیرا سر درد جا تا رہے اور ہر آنیوالی بلا سے سلامت رہے۔ یہ کلمہ مین پہلے بھی سنا کرتا تھا۔ مگر جو لطف مجھے اس وقت آیا اللہ جانتا ہے۔ کبھی کسی چیز مین نہین آیا۔ بے اختیار پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کو جی چاہا۔ جس نے ہمارے لئے ہمدردی و محبت ودعا کا ایسا ذریعہ بنایا۔ کہ دو مسلمان ایک دوسرے کے سلمنے آتے ہی تہ دل سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہین (اور یہ بات کسی قوم کو حاصل نہین) اگر واقعی یہ دعا سوز دل کے ساتھ بہ تمام خلوص کی جائے تو اس قبر پرستی پیر پرستی اور تعویذ پرستی کا نام ونشان باقی نہ رہے۔ لیکن افسوس آجکل اول تو مسلمانون سے یہ رسم ہی اُٹھ گئی ہے انگریزی پڑھے ہوئے تو انگلی کو اُٹھانا یا اسے پیشانی تک لے جانا کافی سمجھتے ہین بعض اوقات چھڑی کا اٹھانا ہی کافی سمجھا جاتا ہے اور بعض اوقات آداب یا ایسے الفاظ ہی سلام کا قائمقام ہو جاتے ہین اور ملان لوگون نے یہ امتیاز کر رکھا ہے۔ کہ چھوٹے انہین اور ان جیسے بڑون کو "جی سلام" کہین اور وہ جیتارہ کہدین اور ملان یا کوئی بڑا آدمی کیا مجال ہے۔ جو چھوٹے کو سلام علیکم کہہ جائے کیونکہ اس کی اس مین ہتک ہے اور عورتون کو السلام علیکم کہنا کفر کی حد تک سمجھتے ہین حالانکہ قرآن مجید مین صاف حکم ہے کہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علیٰ انفسکم تحیۃً من عند اللہ مبارکۃً طیبۃً مگر ہمارے سلمان کہتے ہین لوجی اب ہم اپنی عورتون کو جب آئین تو سلام کرین۔ یہ ہم سے نہین ہو سکتا۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے۔ کہ قرآن مجید پر عمل تو سلمان سے چھوٹ گیا مگر سب سے زیادہ سورۃ نور کو ان لوگون نے پس پشت ڈالدیا۔ نبذوا کتاب اللہ وراء ظھورھم مین اسی حالت کی پیشگوئی تہی۔ مگر ظاہر پرستی کے ایسے متوالے ہین۔ کہ اس کے معنے یہین تک سمجھے ہین۔ کہ قرآن مجید کی طرف پیٹھ نہین کرنی چاہیئے۔ پھر جو السلام علیکم کہنے کے عادی ہین۔ ان مین یہ نقص ہے۔ کہ وہ عادۃً کہے جاتے ہین چنانچہ بعض السلام کہہ کر آگے گذر جاتے ہین بعض اختصار پسند صرف "سام" کہنا ہی کافی سمجھتے ہین۔ حقیقی طور سے اس شخص کے لئے جسے سلام کہا۔ دعا کی تڑپ نہین ہوتی حالانکہ چاہیئے یون کہ یہ لفظ زبان سے نہین بلکہ دل سے نکلے۔ (راکس)

اظہار الحق

۲۶ مارچ کے بدر مین دو مضمون ایسے چھپے تھے جنپر مین کچھ لکھنا چاہتا تھا۔ مگر مجھے موقعہ نہ ملا۔ پہلا مضمون تو حکیم فضل دین صاحب کا ہے۔ حکیم صاحب موصوف بوجہ اپنی قابلیت کے ہر طرح قابل تعظیم ہین مگر ان کے تعظیم کے یہ معنے نہین ہو سکتے۔ کہ جو کچھ وہ کہین ہم بلا چون وچرا تسلیم کرلین۔ میری اسلامی حمیت مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ مین حکیم صاحب کو اللہ تعالےٰ کا جو حی۔ قیوم۔ سمیع بصیر واحد لاشریک ہے اور پھر رسول کریم کا جو کمالات نبوت مین واحد لاشریک ہے واسطہ دے کر التجا کرون کہ قبر پرستی پیر پرستی بہت کچھ سلمانون کا بیڑا غرق کر چکی ہے اب آپ اس کو قعر ظلمات مین نہ دھکیلئے۔ میرے خیال مین سماع موتی ہی اس کی بنیاد ہے۔ اگر کسر صلیب۔ مسیح کی موت کے اثبات پر موقوف ہے تو یقیناً پیر پرستی کی شرک کی بیخ کنی اسبات پر موقوف ہے کہ مردے نہین سنتے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے۔

وھم عن دعاءھم غافلون اس مین پہلے سننے اور پھر نہ سننے کی کوئی تفریق نہین اور ما انت بمسمع من فی القبور مین من فی القبور سے مراد کفار سہی۔ مگر برائے خدا یہ تو سوچو کہ وجہ شبہ کیا ہے اور جو کچھ آپ مشبہ مین ثابت کرتے ہین وہ مشبہ بہ مین بطریق اولیٰ پایا جانا چاہیئے یا نہین۔ باقی رہا۔ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ ہلاک شدگان سے مخاطب ہوئے۔ دوم۔ یہ انسانی فطرت کے تقاضے ہین۔ انسان غم یا خوشی یا افسوس کی حالت مین کسی کو مخاطب کر لیتا ہے مگر نہ اوس کو سنانا مقصود ہوتا ہے اور نہ یہ اعتقاد کہ وہ سنتا ہے بلکہ یہ محض اپنے درد دل کا اظہار ہوتا ہے۔ انبیاء بھی بشر ہوتے ہین تقاضائے بشریت سے الگ نہین ہو سکتے۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر پکارنا بھی اسی قسم مین داخل ہے اور یسمعون کما تسمعون کی سند قوی دکھانا ضروری ہے۔

پھر اعتراض تو سائل کا یہ تھا کہ جب مردے سنتے ہین تو جیسا ہم اولیاء اللہ کی زندگی مین ان سے عرض کرتے ہین۔ کہ ہمارے لئے خدا کی جناب مین یہ دعا کرو۔ بعد الموت بھی ان سے استدعا کر سکتے ہین۔ پھر تو یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنا بھی جائز بلکہ عین ثواب ہو گیا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ دوسرا مضمون خاتون عصمت کا گویکی سے ہے۔ اس مین کچھ ایسے فقرے تھے۔ جو انتہا رمایوسی مین نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔

ہم نے زیادہ تعلیمیافتہ ہو کر کرنا ہی کیا ہے۔ یہی کہ زیادہ مصیبت ہو گی اور کیا۔ یعنے اگر ہم اپنا بھلا بُرا جاننے لگ گئیں۔ تو پھر مردون کی زندگی بھی عذاب جان ہو جائیگی اب تو یہ ہے۔ کہ صبر کا سبق عمدہ پڑھا ہوا ہے۔ وہ روز اول کا جسکی قسمت مین کسی کے تابع رہنا اور سخت مشکل کام خانہ داری کے فرائض اولاد کی مصیبت لکھی ہوئی ہو ان سے تو ہرگز نجات نہین ہونے کی۔ اگرچہ ولائت پڑھنے جائین"۔ ایک اعتبار سے تو یہ جو کچھ لکھا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے مگر عورتون کے تعلیمیافتہ ہونے سے مردون کی زندگی وبال جان ہو جائے۔ یہ ٹھیک بات نہین بلکہ ایسی صورت مین وہ مردون کے لئے زیادہ مودت ورحمت کا موجب ہو سکین گے۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ مرد ان کی حق تلفی کرتے ہین۔ تو یہ الزام عورتون پر بھی عائد ہو سکتا ہے۔ ہم معزز خاتون کو یقین دلاتے ہین۔ کہ عورتین ہی مشکل کام نہین کرتین بلکہ مرد ان سے بڑھ کر مشکلات مین پڑتے اور اپنی اولاد کے لئے اپنی زندگی تلخ کرتے ہین۔ تابع رہنا بصورت غلامی بے شک تکلیف دہ ہے مگر مودت ومحبت کے رنگ مین یہ مسرت افزا ہے (اکمل)

ایک نئی بدعت

اس عنوان سے رسالہ المجدد مین ایک صاحب نے یہ رونا رویا ہے کہ آجکل اکثرون کے پاس فوٹو کی تصویرین بزرگان سلسلہ عالیہ چشتیہ کی دی گئی ہین۔ مثلاً حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب و پیر حیدر شاہ صاحب جلال پوری اور پھر لکھا ہے کہ وہی شاہ سلیمان تونسوی، خواجہ اللہ بخش اور خلیفہ محمد حسن (رحمۃ اللہ علیہم) کی مطبوعہ تصویرین عجب انداز سے کھینچی ہوئی شامل کی گئی ہین۔ میرے خیال مین ایک شخص نقشبندی کو کوئی حق حاصل نہین کہ وہ اس بارے مین کسی چشتی پر معترض ہو۔ بندۂ خدا! اپنے منہہ مین گریبان ڈالکر دیکھہ ان کے پاس تو تصویرین ہین اور تمہارے دلون مین یہ بُت ہین۔ مین جھوٹ نہین

استفسار اور اُن کے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ کا خط بنا بر جواب مولوی صاحب نے مجھے دیا ہے چونکہ آپ کا خط بہت طویل ہے اور بعض سوال بار بار آجاتے ہیں اس لئے آپ کے سوال توڑ کے ساتھ لکھکر جواب دیا جائیگا و باللہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قولہ عامہ مسلمان اصول اسلام کو تسلیم کرتے ہیں احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ اگر اختلاف ہے تو جزئیات میں نہ احکامات و ارشادات قرآن مجید میں۔ جزئیات بھی وہ جو کہ بشارات یا کہ پیشگوئی کی صورت میں ہیں۔ اقول۔ اختلاف صرف جزئیات میں نہیں بلکہ اصول میں ہے اور اصول اسلام کو ہمارے مخالفین کب تسلیم کرتے ہیں کیا رسول کا ماننا جزو اسلام یا رکن اسلام یا شرط نہیں یا اصول اسلام سے نہیں کیا یہ ایک جزئی مسئلہ ہے؟ پھر انبیاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اول اور ان کے بعد والے سب شامل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون (جو تیرے پر اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اس پر ایمان لاویں اور جو پچھلی کسی گھڑی میں اتارا جاوے اس پر بھی یقین رکھیں) پھر انکار رسول تو بجائے خود رسولوں میں تفرقہ کرنے کو بھی سخت کفر اور کرنے والے کو پکا کافر فرمایا ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا والذین آمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یؤتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما (بے شک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالیں اور کہتے ہیں مانتے ہیں ہم بعض کو اور انکار کرتے ہیں ہم بعض کا اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ بنالیں سو وہ سچ مچ اور پکے کافر ہیں۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لئے عذاب دردناک۔ اور جو ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور فرق نہیں ڈالتے۔ درمیان ایک کے بھی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کا اجر ضرور دے گا اور اگر اُن سے کوئی غلطی بھی ہو جاوے تو معاف کر دیگا کہ غفور الرحیم ہے) اس آیت شریف میں اصول ایمان کا بیان ہے۔ کیونکہ اُن کے انکار پر کفر بلکہ اصرار پر عذاب کا وعید بھی ہے۔ اول اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ دوم کل انبیاء و رسل پر ایمان۔ سوئم اُن کا باہم تفرقہ نہ کرنا۔ کیا معنے کسی کو ماننے کسی کو نہ ماننے یا کسی کے لئے سلسلہ رسل سے کوئی علیحدہ تخصیص کرے جیسے مسیح ابن اللہ کہنا یا مسیح کو بخلاف کل رسل بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر چڑھانا اور آسمان پر بلا کھانے پینے۔ پیشاب پاخانہ وغیرہ حوائج نفسانی کے خدا تعالیٰ کی طرح زندہ ماننا اسی طرح عالم الغیب و خالق و محی الموتی ماننا یا اُس کو دوبارہ بعد زمانہ دراز مبعوث ہونے والا ماننا وغیرہ وغیرہ۔ یہ مضمون تفرقہ بین الرسل نہ کرنا اور جگہ بھی آیا ہے۔ یہ خط متحمل نہیں کہ تمام آیات . . . . . . معہ ترجمہ لکھوں اس لئے انکا حوالہ ہی دیا گیا۔ اول پارہ اول رکوع ۱۶ وہاں عیسائیوں کا ذکر بھی ہے۔ دوسرا سورہ بقرہ کا آخری رکوع۔ تیسرا تیسرا پارہ آخری رکوع آپ ان مقامات میں دیکھیں۔ کسقدر تاکید عدم تفرقہ کے لئے ہے اور پھر ان آیات کے اول آخر کو دیکھو۔ یہ اصول اسلام سے ہیں یا جزی معمولی۔ بلکہ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس کی بابت تمام رسل اپنی امت کو ڈراتے آئے یعنے دجال اور اس کا قاتل مسیح نبی اللہ کا آنا سوائے اس کے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نسبت کثرت کے ساتھ پیشگوئیاں کیں۔ کیا اس کو کوئی جزوی اختلاف کہہ سکتا ہے۔

غرض اول تو یہ جزوی اختلاف نہیں۔ بلکہ اصول اسلام میں سے ہے۔ جس کے منکر کو اللہ تعالیٰ نے کافر کہا ہے دوسرا یہ اختلاف احکامات و ارشادات قرآن مجید میں اختلاف ہے۔ تیسرا بشارات کے اختلاف پر بھی منکرین انبیاء کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ اُن پر عذاب نازل ہوا بلکہ صرف تفرقہ پر بھی عذاب الیم کا وعید فرمایا۔ اوّل خود مسیح کو ہی دیکھو۔ اس کے ساتھ اختلاف بشارات میں سے ہی تھا۔ فریسی فقیہوں کو خود حضرت مسیح موسی علیہ السلام کی گدی کا مالک قرار دیتے ہیں اور خود ہی اُن کو سور اور سور کے بچے اور ریاکار حرامکار بھی کہتے ہیں اور قرآن مجید میں اُن کو ملعون کہا گیا۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم (ملعون ہوئے بنی اسرائیل کے منکر حضرت داؤد اور حضرت مسیح کی زبان پر) وہاں بھی تو بعینہ اختلاف بشارات تھا کہ یہود حضرت ایلیا کو بجسدہ العنصری نازل کرتے اور حضرت مسیح بروزی طور پر۔ حضرت بشارات کا اختلاف جزوی اختلاف نہیں ہوتا۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ بلکہ بغاوت ہوتی ہے و نیز جیسے حضرت مسیح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم الخلفاء تھے۔ اسی طرح حضرت امام بھی شریعت محمدی کے خاتم الخلفاء ہیں۔ یہود کو اُن کے اختلاف کے سبب قرآن میں کافر کہا گیا۔ پھر کیا وجہ کہ اس خاتم الخلفاء کے منکر کو بعینہ اسی شکل میں کافر نہ سمجھا جاوے ایک شخص نے چکوال میں میرے پر سوال کیا کہ قرآن مجید موجود احادیث موجود۔ جن سے دیکھ کر انسان عملدرامد کر سکتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے حالانکہ مرزا صاحب نے کوئی دعوی کسی نئی شریعت کا نہیں کیا۔ میں نے کہا حضرت مسیح علیہ السلام خود صاحب شریعت نہ تھے (اور وہ بائیبل سے واقف تھا) بلکہ تابع شریعت موسوی تھے۔ ان کے پاس تورات طالمود وغیرہ کتابیں موجود تھیں اُن کے علم کے خود حضرت مسیح ایسے قایل تھے کہ لوگوں کو نصیحت کرتے کہ فقیہہ اور فریسی حضرت موسی کی گدی پر بیٹھے ہیں ان کا کہا مانو۔ باوجود اس کے ان کے منکرین کو آپ کافر کہتے ہیں۔ آپ ہی فرماویں کہ یہود میں اور آپ میں کیا فرق ہے کہ آپ کو کافر نہ کہا جاوے۔

اس موقعہ پر اس بات کی ضرورت تھی کہ میں حضرت امام کی نبوت و رسالت و ماموریت کا ثبوت دیتا مگر چونکہ آپ کو حضرت امام پر اُن کے تمام دعاوی میں ایمان ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے اس خط میں لکھ بھی دیا ہے اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

اختلاف بشارات پر ہے یہود تمام عرب سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ وہ بھائیوں میں سے کے معنی بنی اسرائیل میں آنا سمجھتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے آئے حالانکہ ان کو قبل بعثت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حضور پر ایمان تھا کہ اپنے اصلی وطن بیت المقدس کو چھوڑ کر اُسی خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے تھے۔ اُن کی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین (دعائیں مانگتے اور فتح چاہتے کفار پر مگر جب

وہ پہنچانا ہوا آگیا تو منکر ہوگئے۔ سو لعنت اللہ تعالیٰ کی ایسے کافروں پر) دیکھو! یہ ہے نتیجہ اختلاف بشارات کا۔ حضرت مسیح کی زبان پر ملعون۔ پھر حضرت نبی کریم صلعم کی زبان پر ملعون و مغضوب ہوئے جس اختلاف کا نتیجہ لعنت و غضب الٰہی ہو کیا وہ اختلاف معمولی یا جزوی ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قولہ احکامات اور بشارات کے اختلاف سے ایک دوسرے کو کافر کہہ دینا سمجھ میں نہیں آتا۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپ کو اب تو انشاء اللہ تعالیٰ سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اختلاف بشارات معمولی اختلاف نہیں۔ بلکہ سارا کارخانہ ارسال رسل کا دار و مدار اسی پر ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں والا رسول تو پیشگوئیوں کی تصدیق سے مانا جاتا ہے اور جس اصلاح کے لئے وہ مبعوث ہوتا ہے وہ اصلاح سوائے اس کے نہیں ہو سکتی کہ وہ رسول مانا جاوے۔ جیسے کوئی مثلاً تحصیلدار جب تک تحصیلدار نہ مانا جاوے کوئی انتظام تحصیل ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال باوجود اس کے ہم نے کسی پر فتویٰ کفر کا ابتداءً نہیں دیا۔ بلکہ خود مخالفین نے حضرت امام پر فتویٰ کفر لگا کر اپنے پر وہ فتویٰ عائد کیا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر نہ ہو تو کفر اسی پر رجوع کرتا ہے۔ پھر ایسی حالت میں اُن کے پیچھے نماز بھی جائز نہ رہی۔ قولہ چونکہ غیر احمدیوں نے حضرت اقدس پر کفر کا فتویٰ دیا اس وجہ سے کفر کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جس نے ایک معصوم امام یا مسلمان کو کافر کہا ہو نہ عام مسلمان۔ اقول و باللہ التوفیق۔ ہم بھی سب کو کافر نہیں کہتے اور نہ کافر سمجھتے ہیں۔ ہاں اکثر ایسا ہے کہ مسلمان یا علما یا فقرا مشائخ کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ یا دونوں ملکر سادات کبرے کے زیر اثر ہوتے ہیں جیسے انا اطعنا سادتنا و کبراءنا فاضلونا السبیلا پ ۲۲ (ہم سادات اور امراء کے تابع ہو گئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اس راہ سے بہکا دیا۔) جو فتویٰ علما سے نکلے یا جو طریق رؤسا ہو وہی اُن کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا پ ۱۹ (کیا تو گمان کرتا ہے کہ عوام لوگ سُن لینگے یا سمجھ لینگے وہ تو بالکل ایسے چارپائے ہیں جو گھروں میں لوگوں کی نعمت کھا کر پرورش پاتے ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے) کیا معنے خانہ زاد حیوانوں کی طرح یہ بھی اپنے آقا افسر مالک کے ماتحت رہتے ہیں۔ انعام سے گئے گزرے اس لئے کہ انہوں نے اپنے اصلی مالک اور اصلی منعم کو نہیں پہچانا۔ مگر باوجود اس کے کیا بسبب بے علمی یا ماتحتی یہ کسی سزا سے مستثنیٰ رہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے

کہ جب قیامت کو عوام سزایاب ہوں گے تو امرا کو کہینگے لولا انتم لکنا مومنین پ ۲۲ (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہو جاتے) دُنیا میں ہے دیکھ لو اللہ تعالیٰ تو ظالم نہیں مگر یہ عوام بھی عذاب الٰہی میں گرفتار ہو رہے ہیں یا نہیں پس یہ لوگ بھی معذور نہیں وما یومنون اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون پر آپ غور کریں۔ قولہ ہزارہا ایسے لوگ ہیں جو کہ حضرت اقدس کو مہدی یا مسیح تو نہیں مانتے مگر نیک انسان تسلیم کرتے ہیں اور بعضے سکوت کی حالت میں ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی نسبت کیا کہا جاوے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپ تجربہ کر لیں۔ یہ لوگ مداہن یا تقیہ باز یا منافق یا نہایت بودے و کمزور دین سے بے خبر ہیں اصل میں ان کا دل انکار سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے اکثرھم للحق کارھون پ ۱۸ (عوام اس سچ کو ناپسند کرتے ہیں) جب آپ ان لوگوں سے گفتگو کریں۔ تو آپ کو پتہ لگے کہ ساکت لوگ اندر سے کیسے بغض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک شخص بھیرہ میں اکثر میرے پاس درس قرآن مجید سُننے کے لئے آیا کرتا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا اور حضرت امام کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ اتفاقاً میرا حقیقی بھائی جوان مر گیا میں اُس کے جنازہ میں شریک نہ ہوا تو اُس نے کہا کہ تم نے جنازہ کیوں نہیں پڑھا۔ میں نے کہا وہ احمدی نہ تھا۔ چونکہ وہ حضرت کی بارہا تعریف کرتا تھا اُس نے کہا جو شخص حضرت کو نیک اور سچا جانتا ہو۔ اُس کا جنازہ تو جائز ہے گویا وہ اپنی نسبت پوچھتا تھا۔ میں نے کہا اگر وہ سچا جانتا تو بیعت کر لیتا۔ اس کے زمانے میں مامور موجود ہو۔ پھر بیعت نہ کرے تو صرف سچا سمجھنا کیا جائز ہے۔ جب علمدرامد نہ ہو۔ دل کے اعتقاد کے گواہ ہاتھ پاؤں افعال ہیں۔ جب وہی گواہی نہ دیں تو دعویٰ کس طرح سچا مانا جاوے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے امنوا کے ساتھ عملوا الصالحات شرط رکھی ہے تو بے اختیار اُس کے مُنہ سے نکلا کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر ہیں۔ پھر وہ اسی جوش میں کہہ اُٹھا کہ ہم کو تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ آریہ کہتے ہیں کہ شیطان خدا سے بھاگا پھرتا ہے۔ اُس کو پکڑ نہیں سکتا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا اور پھر کبھی نہ آیا۔ غرض یہ ساکت لوگ عجیب عجیب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو چھیڑنے سے ان کی نیک دانی و سکوت کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرا ساکت لوگ معذور بھی نہیں۔ کیونکہ مامور کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں پر ہی منقسم

کیا ہے ایک حصہ مامور مع رفقا دوسرا حصہ اس کے مکذب۔ ساکت کا حصہ اس سے الگ نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ ساکت لوگ بھی مکذبین کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ سو دیکھو فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ پ ۲۴ (کون بڑا ظالم ہے اس سے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولے یا سچ کو جھٹلاوے جب اُس کے پاس آ جاوے۔ قولہ کوئی بھی ہو کسی کو اصول اسلام سے انکار نہیں۔ رہا عمل سو عملاً جیسے غیر احمدی غافل و سُست ہیں ویسے ہی احمدی بھی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز پڑھ لینی جائز ہے اور غیر احمدی کے پیچھے اگرچہ وہ پابند صوم و صلوٰۃ ہو نماز منع ہے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ اصول اسلام کا ذکر تو پہلے ہی ہو چکا۔ حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر۔ اس واسطے احمدی کے پیچھے جائز ہے صلوا خلف کل کافر نہیں آیا۔ اس لئے غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں۔ برہمو بھی اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ اور انبیاء کو نیک جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ایک کی خوبی ہم لے لیتے ہیں۔ کیا کسی مسلمان احمدی یا غیر احمدی کے نزدیک ان کے پیچھے نماز جائز ہے؟ یہود بعض انبیاء کو نہیں مانتے اور سوائے رسالت باقی اصول ان کے اسلام کے قریب قریب ہی ہیں۔ کیا اُن کے پیچھے نماز جائز ہے۔ قولہ۔ بہت سے احکامات ہیں جنکی نسبت قرآن شریف میں کرنے کا حکم دیا گیا اور نہ کرنے پر وعید جیسے وراثت۔ مگر احمدی غیر احمدی دونوں نہیں دیتے تو کیا صرف بشارات کے انکار سے ہم کافر کہہ سکتے ہیں۔ جرم اس قدر کی کیا ہے۔ اقول۔ اس کا مفصل جواب ہو چکا۔ آپ غور فرماویں۔ ایک گورنر کا انکار اور ایک قانونی غلطی کیا دونو کی سزا ایکساں ہو سکتی ہے وہ تو بغاوت کی سزا ہوگی اور یہ معمولی۔ قولہ نماز اور تمام مسلمانوں کا کفر بہت ہی نازک خیال ہے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کافر کہنے سے نہیں ڈرتا اگر وہ کفر کرے۔ خواہ وہ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور اسی طرح اس کے رسول بھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابل بنی اسرائیل کتنے لاکھ تھے کیا سب کو بد اور حرامکار اور سور اور سور کا بچہ نہیں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف تمام دنیا تھی۔ کیا وہ اُن کو کافر کہنے سے رُک گئے۔ خصوصاً مکی زمانہ کیسا نازک بیکسی اور بے بسی کا زمانہ تھا۔ ہاں قوی الایمان مومن کبھی نہیں ڈرتا۔ جیسے صحابہ نے بادشاہوں کے دربار میں جا کر اُن کو تبلیغ کی۔ قولہ جہاں کہیں ایک آدھ احمدی ہو۔ وہاں پر قریب قریب غیر ممکن ہے کہ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے خصوصاً جس کا حکام

ہم ذکر اللہ کے مخالف نہیں

سراج الاخبار میں بھیر ایکسٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے والے پردہ نشین نامہ نگار نے ہمارے خلاف کچھ لکھا ہے گو میں نہیں سمجھتا کہ ان لمبی بے مقصد تحریروں سے کیا مقصود ہے۔ نہ جیسی ذہنی وہ کو سوچتے ہیں اور جو کچھ میں پوچھتا ہوں اُس کا جواب دیا جاتا ہے۔

مصری کی مثال دینے سے میری یہ غرض تھی کہ جیسے مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہو جاتا۔ ایسے ہی محض زبان سے اللہ اللہ رٹنے پر وہ نتائج مرتب نہیں ہو سکتے جو احکام اللہ کی فرمانبرداری پر مرتب ہونے چاہئیں۔

(۲) اگر مسلمان یونہی زبان سے اللہ اللہ کہتے جانا اور تسبیح کے دانے کو پھیرتے جانا۔ ذکر اللہ سمجھتے ہیں تو وہ غلطی کرتے ہیں۔

(۳) قل ادعو اللہ او ادعو الرحمٰن کا شان نزول دیکھو تا تمہیں معلوم ہو اس سے کیا مراد ہے۔ اگر کوئی شخص یا اللہ یا رحمٰن کہکر دعا کرتا ہے تو اُسے کون منع کرتا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دعا کرنا۔ نہ اس سے کچھ چاہنا اور پھر زبان ہلاتے جانا اسکو کیسے ذکر کہتے ہیں۔

(۴) میں یقینی سمجھتا ہوں اس کو جو کہ زبان یا دل سے خدا کے نام اپنے کو بہت فعل کو جاتا ہو بغیر سلسلہ یہ نام لینا ان طریقوں سے ہو جو سید و مولا نبی کریم صلعم نے فرمائے نہ کرنی مکرمت۔ ہندو برہمن۔ جوگی اسی کام اپنے خیال کے مطابق جپتے ہیں مگر تم ایمان سے کہو کیا ان کی یہ عبادت مقبول ہے بے شک ایک سچے مسلم کے منہ سے اس کا یہی جواب نکلیگا کہ ہرگز نہیں۔ کیوں؟ سنت نبوی کے موافق نہیں صحابہ بھی ذکر اللہ کرتے تھے مجھے دکھاؤ کہ وہ کرۂ الانوں میں سر دیکر ہاتھ پاؤں توڑے بیٹھے رہتے تھے تسبیح خوانی کرتے رہتے تھے انہوں نے اپنے مالوں اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا اور توحید کے ذکر سے سارے سرزمین عرب کو گونجا دیا یہ ہے میرے دوستا یہ تھا ذکر اللہ۔

(۵) بے شک میں نے کہا کہ جو آیات پیش کرتے ہو۔ اُن کے معنے نہیں سمجھتے گویا افترا ہے کہ صحابہ یا رسول خدا ان کے معنے نہیں سمجھے تم مجھے کہیں سے نبی اکرم صلعم کے طرز عمل یا قول صحیح سے دکھا دو کہ وہ بھی اللہ کے ذکر کی مراد یہی بیان کرتے جو ان نقشبندیوں کے معمولات سے ہے۔

(۶) کتنا بڑا بہتان ہے اور کیسا افترا۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر آخر ایک دن تو اُس کے حضور میں حاضر کیا جائیگا فاذکرو اللہ قیاماً و قعوداً کے معنے جو میں نے بیان کئے کہ ہر ایک اپنی ہر حرکت و سکون میں خیال کرو کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس سے میری یہ مراد ظاہر ہوتی ہے کہ صوم و صلوٰۃ چھوڑ دو بھنگ کا پیالہ نوش کرو۔ غافل انسان حسن ادا تدبر کر۔ میرا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک کام کے کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں اور پھر لوگ کہتے ہیں کہ مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ مجاہدہ اور سب مجاہدوں سے مشکل اور یہی حقیقی اسلام ہے زبان سے اللہ اللہ کرنا قلب پر ضربیں لگانا کہ اس میں اختلاج و خفقان کا مرض پیدا کرنا اور اسے یہ سمجھنا کہ ہمارا دل ذکر کر رہا ہے بہت ہی سہل مگر یہ بہت ہی مشکل کہ ہر ایک حرکت و سکون لکھو دل کا خیال رکھے کہ یہ بھی اللہ کے احکام کے خلاف تو نہیں ہو علامہ نور الدین اپنے ایک مرشد کا ذکر کیا کرتے ہیں کہ ان کا دل تو میں چھ ماہ میں ٹھہر گیا۔ اگر حضرت امام نے جب سمجھیں آیا کہ یہ بات تباہی ہے ابھی تک اس کی مشق ٹھیک نہیں ہوئی۔ میں پوچھتا ہوں کتنے انسان ہیں جو بیمار بیٹھے پہلے یہ غور کر لیتے ہیں کہ ہم جو اشتہار دینے والی تھیں ہیں وہ یہ بانی ہیں کیسے گو بھی لگتی ہے اور انسان کو بھی دونوں پانی سے سمجھاتے ہیں اور کتنے میں کچھ فرق ہونا چاہئے۔ لاریب وہ میں ہی ہوں جس نے کہا ذکر کثیر نماز کے سوا کبھی ممکن ہی نہیں۔ اگر تم کوئی ایسی ترکیب بتا سکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسا کر کے تم ہرگز نماز سوا دیگر اذکار پر بالکلیہ ذکر کثیر کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور میں کیوں نماز کو ذکر اللہ نہ کہوں۔ جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر۔

(۷) مجھے اس پاک نام کے لئے اعتذر نہیں یہ تو میرا دین و ایمان ہے میں منہ تو اُن کو ہے جو اللہ تعالیٰ ایسے رب العالمین رحمٰن۔ رحیم۔ خیر الرازقین اقرب من حبل الورید کے ہوتے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ کا وظیفہ رٹتے ہیں اذکیا مجھے بتاؤ کہ اللہ کے نام سے کس نے حقیقی مردے زندہ کرنے والا کو ہے یہ شرح صدر سے جواب دو لگا کہ اللہ۔ اگر تمہارا دل تمہیں ایسا کہنے سے ملامت کریگا کیونکہ بقول تمہارے عیسیٰ نے بھی مردے زندہ کئے تمام اشیاء کا خالق کون ہے میں ایک انشراح کے ساتھ جواب دینے پر تیار ہوں کہ اللہ مگر وہ دل کس کلیجے جا یہ کہنے سے رکیگا کیونکہ کچھ طیور عیسیٰ نے بھی بنائے ایسا ہی عالم الغیب ہے لایزال ولا یموت وغیرہ صفات جو مخصوص خاصہ الوہیت ہیں تم لوگوں نے ایک عاجز انسان کو دے رکھی ہیں۔

(۸) میں نے کب کہا کہ زبان سے کوئی ذکر مفید نہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کے لئے تو ہمارے پاس نبی اکرم صلعم سے سندیں موجود ہیں۔ بلا تردد اللہ اللہ کہتے یا قواعد مقررہ کے ساتھ دل میں پڑھنے کی کوئی سند بتلائی ہوتی پھر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان ربک ربی العظیم اور سبحان اللہ العظیم سبح باسم ربک العظیم کی تعمیل ہے اور یہ ایک دعا ہے جس میں خاک عیب و نقائص سے پاک ہستی کے سامنے اپنی خطا کاریوں کمزوریوں کا اقرار اور اس سے امداد کی درخواست ہے دوسری حدیث اذا ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی میں نہیں خیال کر سکتا کہ اس سے تم نے کیا سمجھا ایک مومن انسان ہر وقت اپنے مولا کریم کو یاد رکھتا ہے مگر یاد کرنے کے معنے خدا جانے الٹی سمجھ والے کیا سمجھتے ہیں ایک آقا کے دو غلام ہیں ان میں سے ایک تو وہ ہے جسے کچھ کام بتایا گیا۔ اب وہ اسی کی ڈیوڑھی پر بیٹھ آقا کا نام جپنے لگ جاتا ہے اور صبح سے شام تک سلطان سلطان سلطان رٹے جاتا ہے دوسرا وہ ہے جو اس کے حکم کی تعمیل پر چلا گیا اور صبح سے شام تک اپنے کام میں لگا رہا اور دل سے اپنے مولا کو نہیں بھولا۔ اسے یاد ہے کہ میرا ایک آقا ہے اور ہر حرکت و سکون میں وہ یہ غور کر لیتا ہے کہ اس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ بتاؤ ان دونوں میں کون اچھا۔ ایمان والے بے ساختہ بول اُٹھینگے وہ دوسرا۔ میں حیران ہوں کہ سراد ذکر کرنے سے یہ کہاں سے تم نے سمجھ لیا کہ گلا پھاڑ پھاڑ کر اللہ اللہ کہنا چاہئے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے انعام اور اسکی قدرتوں کا ذکر کرنا اس کا ذکر نہیں۔ کیا قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا اور بامعنی سُنانا اللہ کا ذکر نہیں کیا ذکر یہی ہے جو حلقہ میں بیٹھ کر کیا جائے۔

(۹) واذکر اسم ربک کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں حضرت امام سے مراد ہے اپنے رب کی عظمت اور اُس کی رفعت و جلال کا ذکر کرو یعنی توحید الٰہی کا وعظ۔ اور پھر اس میں مخلوق الٰہی کی بھی مطلق بیرواہ نہ کرو اسی لئے و ذرنی والمکذبین فرمایا۔

(۱۰) فاذا قضیتم الصلوٰۃ کے یہ معنی بھی ہیں اور ہم تمہیں تفسیروں سے بھی دکھا سکتے ہیں کہ جب تم نماز ادا کرنے لگو تو اس کا ذکر بحالت قیام و قعود کرو کس طرح ہ کما ھدٰکم جس طرح تمہیں ہدایت دیگئی۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد فرمایا کہ کاروبار میں بے شک لگ جاؤ۔ یہودیوں کی طرح دن بھر کام نہ کرنا یہ کوئی حکم الٰہی نہیں بلکہ بیشک کسب معاش جائز طریق سے کرو مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نہ بھولے ہر وقت یہی خیال رہے کہ میرا مولا ہے وہ علیم بذات الصدور ہے وہ میرے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے پس ایسے وسوسوں کا سلسلہ کبھی نہ شروع ہونے دے جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں وہ سمیع ہے پس جو بات میرے منہ سے نکلیگی اُسے وہ سنتا ہے خواہ ساتویں کوٹھڑی میں کی جائے اور جو فعل مجھ سے سرزد ہوگا اُسے دیکھتا ہے خواہ کتنے پردوں میں ہو۔ جب یہ یقین درجہ کمال کو پہنچ جائے تو انسان گناہوں سے پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک ہونے کا۔ ظاہر پرستوں نے ان باتوں کو سمجھا نہیں ان کے خیالات۔ ان کے اقوال اُن کے افعال مرضیات الٰہی کے خلاف ہوتے ہیں مگر وہ اللہ اللہ کہے جاتے ہیں اختلاج قلب کو دل کا ذکر سمجھتے ہیں۔ یکسوئی کے ثمرات جو کافر و مومن کے لئے یکساں ہیں کشوف اور سیر فی اللہ اور الی اللہ خیال کرتے ہیں رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ سے بھی یہی مراد ہے۔ تجارت میں مصروفیت اور دنیوی طمع اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے۔ مگر میرا خدا فرماتا ہے کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں ایک دم بھی میں نہیں بھولتا وہ نہ سودا کرتے ہوئے راستبازی کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں اور نہ اس میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نماز وغیرہ ہی نہ پڑھیں یا وقت کے آخری حصہ میں پڑھیں کیا و تفسیری نہیں ہوتی جو تم اقام الصلوٰۃ کو ذکر اللہ سے الگ بنا رہے ہو اور ہم نے تو دوسری توجیہ کے مطابق بھی معنے کر دیئے ہیں اور پھر یہ کہنا کس دلیل پر ہے کہ نماز کے بعد جب فارغ ہو جاؤ۔ تو بیٹھ کر اللہ اللہ بھی حسب قواعد نقشبندیہ کرو۔ در منثور کی جو عبارت واذکر اللہ ذکراً کثیراً کی تفسیر میں پیش کی ہے وہ بالکل ہماری تائید میں ہے۔ دیکھو وہ لکھتا ہے کہ بالتسبیح والتکبیر والتھلیل والتحمید یہاں یہ تو نہیں لکھا کہ اللہ اللہ زبان سے کرتے رہنا یا دل میں اختلاج پیدا کرنے کے لئے خاص شرائط خود ساختہ کے ساتھ۔ اور تفسیر ابن عباس میں کثیراً علیٰ کل حال اور روح البیان میں لا تخصوا ذکرہ تعالیٰ بالصلوٰۃ اور حدیث لا یزال لسانک رطباً من ذکر اللہ اور ثم قعد یذکر اللہ حتی مطلع الشمس اور پھر اس کی تشریح خود ہی در منثور سے یا یہ الفاظ نقل کرنا کہ لا اقعد اذکر اللہ واکبرہ واحمدہ واسبحہ واھللہ تمہارے عندیہ کا مبطل ہے کاش تم سمجھو۔ دیکھئے حق کا غلبہ کہ جوش میری تردید کا ہے اور تردید اپنی کئے جاتے ہیں حضرت۔ یقین جانئے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی توحید عظمت اور اُس کی کبریائی و جلال کا تذکرہ اور اس کے محامد مومن کا وظیفہ ہیں +

اکمل از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

مامورمن اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۴ مورخہ ۹ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء)

مامور من اللہ کا علم لدنی ہوتا ہے یعنی وہ کسبی نہین وہبی ہوتا ہے اور وہ تمام لوگون کے علوم پر غالب ہوتا ہے کوئی شخص علم مین اوس کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ اللہ تعالےٰ اس پر وہ اسرار اور حقائق ودقائق اشیاء کھولتا ہے کہ دوسرون پر ہرگز نہین کھلتے۔ دیکھو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونے کے ایسی فصیح وبلیغ کلام کرتے تھے کہ عرب کے شعراء وفصحاء دنگ ہوگئے اور اللہ تعالےٰ نے اپنا کلام قرآن کریم اون پر نازل فرمایا کہ جسکی ایک آیت کے مقابلہ پر بھی کوئی اس کی نظیر نہ بنا سکا اور قیامت تک اس کا یہ معجزہ قائم رہیگا غور کرنیوالے اور پاک دل لوگون کے لیئے یہ اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے۔ بگڑے کج فہم اور مغرور لوگ ہرگز سمجھ نہین سکتے۔ پھر دیکھیئے اس زمانہ مین ہمارے حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود ہین۔ یہ بھی اُمّی ہین حضور نے علم قرآن۔ فقہ وحدیث وغیرہ کی ہرگز باقاعدہ تعلیم حاصل نہین کی تاہم اللہ تعالےٰ نے حضور کو ان کا ایسا علم دیا ہے اور ایسی سمجھ اور ملکہ عطاء فرمایا ہے کہ دوسرے اون کے مقابلہ سے عاجز ہین وہ لوگ جنھون نے تحصیل علم مین عمرین گذار دین اور مختلف مقامات دنیا مین سفر کرکے بڑے بڑے جید اور مشہور علماء وفضلاء سے تعلیم علوم دینی وغیرہ حاصل کی وہ آج اوس کے قدمون مین بیٹھے ہین اور اوس سے روحانی فیوض ودینی علوم کے فیوض ونکات وحقائق سے اپنے آپ کو بہرہ اندوز کر رہے ہین۔ کیا اون کے منجانب اللہ ہونے کی یہ کچھ کم دلیل ہے نہین بلکہ بڑی بھاری دلیل ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کیطرف سے اون کو یہ علوم اور اسرار عطاء نہین ہوئے تو اور کس کی طرف سے ہین۔ کیا مکارون اور دنیا دارون کو بھی ایسے معارف اور حقایق اور رموز علم الٰہیات حاصل ہوتے ہین؟ اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ لایمسہ الا المطھرون یعنی قرآن کریم کے معارف ونکات صرف پاک لوگون پر ہی کھلتے ہین۔ مگر بے سمجھ۔ متعصب اور متکبر لوگ ایسے پاک لوگون کو بھی مکار اور دنیادار کا لقب دیتے ہین جن کا کوئی شخص بھی معارف قرآنی اور علوم آلٰہیات مین مقابلہ نہین کرسکتا۔ اگر یہ لوگ ذرا بھی ہٹ دھرمی۔ ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر خیال کرین کہ کیا کاذبون اور مکارون پر معارف ودقائق ایسے کھلا کرتے ہین اور خدا تعالےٰ کیطرف سے ایسے فیوض اور برکات نازل ہوتے ہین اور کلام الٰہی کا ایسا باریک اور صحیح فہم بخشا جاتا ہے تو ضرور ان کو کچھ سمجھ آجائے اور خدا کے برگزیدہ کی شناخت حاصل ہوجائے مگر افسوس ضد۔ تعصب اور جہالت اور تکبر نے ان کی سمجھ صحیح اور روحانیت کی بالکل ستیاناس کردی اور جہالت اور کج فہمی نے ان کے دلون کو ایسے اندر سے کھالیا جیسے آہن زنگ خوردہ کہ جو ہرگز صیقل ہوکر شیشہ نہین بنایا جاسکتا۔ مینے کئی جاہلون کو ایسے کہتے ہوئے سنا ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو یا بحث مباحثہ نہین کرتے صرف کاغذ لکھنے مین مصروف رہتے ہین۔ کسی عالم کے سامنے ہوکر کلام تو کرتے ہی نہین ایسے جاہلون کو معلوم نہین کہ اگر اون کے علماء کچھ علمی لیاقت رکھتے ہین تو کبھی تو وہ بھی حضور علیہ السلام کی کسی کتاب کا جواب لکھتے یا اس کے مقابلہ پر کچھ تحریر کرتے اور اس طرح دنیا مین اپنی قابلیت اور علمیت کے جوہر دکھاتے مگر اونہون نے کبھی کچھ بالمقابل نہ لکھا جس سے اپنے بے علمی اور کم مائگی کا پورا ثبوت دیا۔ حضرت اقدس نے بعض اوقات بڑے غیرت دلانے والے الفاظ مین اون کو کہا کہ کچھ مقابلہ مین لکھو۔ مگر کبھی کسی نے کچھ نہ لکھا۔ دیکھو سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی مین لکھنے کے لیئے کیسے جوش دلانے والے الفاظ مین حضرت اقدس نے پیر گولڑوی کو دعوت کی اور یہان تک لکھا کہ تم گھر مین بیٹھ کر ہی لکھو اور دوسرون سے امداد بھی لے لو بلکہ چاہو تو عرب کے علماء بھی اپنے شامل کرلو اور ہمارے مقابلہ تفسیر سورہ فاتحہ لکھو۔ مگر افسوس اوس نے اور نہ کسی اور نے دنیا مین اون کے مقابلہ مین تفسیر لکھی اب مخالف لوگ غور کرین کہ جن کو اتنا بھی علمی مادہ نہیں کہ کوئی ایک رسالہ مقابلہ مین نکالین۔ وہ زبانی بحث مباحثہ کی کیا لیاقت رکھتے ہین ایسا کہنے سے کہ مرزا صاحب کسی سے بالمشافہ گفتگو نہین کرتے اون کی مراد صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ عوام کالانعام کو خوش کیا جاوے اور زبانی مباحثات جو کسی قواعد کے ماتحت نہین ہوتے اور اون سے حق طلبی مقصود نہین ہوتی اور صرف ہارجیت مراد ہوتی ہے اون سے کوئی نیک نتیجہ مترتب نہین ہوتا اور نہ کوئی فیصلہ ہوسکتا ہے اور اون کا یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو نہین کرتے بلکہ وہ تو ہر وقت طالب حق کی تسلی وتشفی کرنے کو تیار ہین اور یہی خدا تعالیٰ کیطرف سے اون کو خدمت سپرد ہے کوئی جتنے سوال کرے حضرت جواب دیتے جاتے ہین۔ جب تک طالب حق کی تسلی نہ ہو۔ اور اگر کوئی طالب حق ہی نہ ہو تو اس کی تسلی کیونکر ہوسکتی ہے۔ فتدبر۔

علاوہ ازین اور کئی کتابین اور رسالجات حضرت اقدس کیطرف سے شائع ہوئے مگر مخالف علماء سے کبھی کوئی تحریر بالمقابل نہ نکلی۔ اور اگر کوئی نکلے تو ایسی ہی نسبت ہے جیسے سمندر کے آگے ایک قطرہ۔ اور وہ بھی غلیظ اور غیر مصفا۔

اس جگہ یہ جتلا دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوائل مین حضرت اقدس نے بالمشافہ بھی کئی مباحثات کیئے ہین۔ چنانچہ امرتسر مین عیسائیون کے ساتھ۔ . . . . . . و اور کئی آریون سے مباحثے ہوئے۔ اور مسلمان علماء سے بھی دہلی وغیرہ مقامات مین گفتگوئین ہوئین۔ مگر سب مین حضرت اقدس نے مخالفون کو ساکت اور لاجواب کیا اور پھر جو کتابین آریہ وغیرہ کی تردید مین لکھین وہ بے نظیر تالیفات ثابت ہوئین جن کے جواب مخالفون سے کبھی کچھ بن نہ آوے اب مخالفون کا یہ کہنا کہ وہ گفتگو نہین کرتے کس قدر امانت ودیانت سے بعید ہے۔ حضرت دنیا پر ہر طرح سے اتمام حجت کرچکے۔ مگر دل کے اندھون نے نہ کچھ دیکھا اور نہ سنا اور نہ سمجھا۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ

خادم حضرت مسیح موعود ومہدی معہود
خاکسار ہدایت اللہ احمدی گجرات

زلزلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بتاریخ ۲۸-مارچ ۱۹۰۸ء مین مکان کے پچھلے حصہ مین بباعث گرمی بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص اور بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جھٹکہ یعنے دہکہ لگا ہم تینون نے محسوس کیا پھر دوسرا دہکہ لگا پھر تیسرا۔ گھڑی دیکھی تو پونے چھہ بجے شام کے تھے۔

ابوسعید عربی نمبر ۷۵-۱۲۲ اسٹریٹ رنگون

بارش

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج روز شہر سندھ مین قریباً ۳۰ منٹ خوب بارش ہوئی۔ ابھی تک آسمان ابرآلود ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔ زیادہ نیاز

رشیخ عبد الرحیم محمد اسمعیل سوداگر چرم شہر سندھ ضلع لاڑکانہ

قحط سالی

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب دام عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسون سے ابر باران شروع ہو کر شب گذشتہ خاطر خواہ بارش ہوئی ہے جس سے فصل آیندہ کو نفع ہوگا۔ آرد گندم ۵ ثار چاول ۵ ثار۔ اب آرد گندم قسم ناقص ۶ ثار ہوا ہے آیندہ بارش شروع ہے۔ اطلاعاً ترقیم ہے۔

فتح الدین۔ از پالم پور

برٹش وزیر اعظم کا استعفا

برٹش وزیر اعظم سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب کے مستعفی ہونے کی خبر صحیح نکلی اس کی وجہ علالت طبع ہے اس باعث سر ہنری موصوف اپنے جلیل القدر عہدہ کے فرائض انجام نہین دے سکتے ہین۔ ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ ان دنون یوروپ کی سیر فرمارہے ہین وہ مقام بیارٹز مین فروکش ہین اور وزیر اعظم بہادر کا استعفا حضور ممدوح کی خدمت مین بذریعہ ڈاک نہین بھیجا گیا بلکہ ایک خاص جگی جہاز از قسم کروزر استعفی کا لفافہ لیکر بیارٹز مین پہونچا حضور شاہ قیصر نے بہت افسوس سے اون کا استعفا منظور فرمایا ہے آپ نے سر ہنری کی خدمات کا صدق دل سے اعتراف فرمایا اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ کو جلدی آرام ہو۔ اس کے بعد یقین ہے کہ سر ہنری ممدوح ہوس آف لارڈ کو منتقل کئے جائینگے۔ وہان لبرل پارٹی کی بہتر خدمت انجام دینگے آپ کی جگہ یعنے مدار المہام کا عہدہ مسٹر ایسکوئتھ صاحب بہادر وزیر خزانہ کو عطا کرینگے۔ چنانچہ حضور شاہ قیصر نے مسٹر ایسکوئتھ کو اسی عہدہ کے لئے بیارٹز مین طلب فرمایا ہے اور وہ لندن سے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے ہین آپ بھی مثل مستعفی وزیر اعظم کے مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کے شاگرد رشید ہین آپ نے وزیر خزانہ کی حیثیت مین وہ اعلے قابلیت ظاہر کی کہ برٹش قوم دل سے قایل ہے اور یہ آپ ہی کی قابلیت کا اثر ہے کہ پچھلے سال برٹش کے قومی قرضے مین ۵۴ کروڑ روپیہ کی تخفیف فرمائی۔ اتنی عظیم تخفیف آج تک کسی وزیر خزانہ نے ایک سال کے اندر نہین کی تہی۔ وزیر اعظم کے تبادلے سے امید ہے کہ لبرل پارٹی کی طاقت کو صدمہ نہین پہنچیگا اس سے لبرل پارٹی اور بھی مضبوط ہوگی۔

دختر وایسرائے کی شادی

سینچر گذشتہ یعنے ۴-اپریل کو لندن کے گرجہ سینٹ مارگریٹ مین ہمارے حضور وائسرائے کی دختر نیک اختر یعنے لیڈی روبی الیٹ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی وائکونٹ ایرکیگن صاحب کے ساتھہ کی گئی ہے جو کہ لارڈ گرام صاحب بہادر کے فرزند اکبر ہین اسی مبارک تقریب کے لئے حضور لیڈی منٹو صاحبہ لندن مین رونق افروز ہین۔ کنیادان کی رسم دلہن کے برادر عزیز وائکونٹ ملگنڈ صاحب نے ادا کی۔ گرجہ مین حاضرین کی تعداد نہایت چیدہ تہی اور دلہن صاحبہ نہایت قیمتی لباس مین پری پیکر معلوم ہوتی تہین۔ دولہا اور دلہن کے جلیل القدر دوستون کی طرف سے اس موقعہ پر جو قیمتی تحائف پیش کش کئے گئے اون کی تعداد بے شمار تہی اور منجملہ دیگر کے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ اور حضور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ اور شہنشاہ بیگم روس اور سپین کی ملکہ معظمہ اور حضور پرنس و پرنسس آف ویلز حضور ڈیوک و ڈچز آف کناٹ۔ لارڈ کچنر۔ لارڈ گرام وغیرہ صاحبان کیطرف سے بھی عالیشان تحائف پیش کئے گئے تہے۔ جن کی تفصیل کیلئے کئی کالم اخبار کے درکار ہونگے ایک نہایت قیمتی اور قابل قدر تحفہ حضور وایسرائے کی کونسل کے ممبران جلیل القدر کیطرف سے بھی پیشکش کیا گیا یہ قیمتی موتیون اور اعلے ذات کے جواہرات کی مالا کی صورت مین تہا جسکی بڑی تعریف کی گئی ہے۔ نکاح کے رجسٹر پر دولہا دلہن کے دستخط ایجاب قبولیت ثبت کئے گئے اور گواہون کے طور پر دستخط کرنے والے ایسے جلیل القدر صاحبان تہے یعنے حضور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ اور شہنشاہ بیگم یعنے والدہ زار روس اور پرنسس وکٹوریہ ہماری تہ دل سے دعا ہے کہ یہ مبارک تعلق نکاح کا دونون خاندانون کے حق مین مفید اور مبارک ثابت ہوا۔ اور یہ جلیل القدر جوڑی اپنے بزرگان ذیشان کے سایہ عاطفت مین پھولے اور پھلے اور حضور وایسرائے اور جنابہ لیڈی منٹو صاحبہ اور ایسے ہی لارڈ و لیڈی گرام صاحبان کو نیک مراد آز دیکہنا نصیب ہو۔ آمین۔ (عام)

ایک لیڈی اور چور

رنگون۔ ۳۰-مارچ کی شب کو ایک چینی چور نے محکمہ آرڈیننس کے مسٹر کلارک کے گھر سے کئی چیزین چرائین۔ بعد ازان پہلے کو رائل انڈین محکمہ کے کپتان بشی کی زوجہ کے کمرے مین گیا جب مسٹر بشی نے اپنی سنگہار میز کے پاس ایک شخص کو کھڑے دیکھا۔ تو انہون نے اپنے سرہانے تکیہ کے نیچے سے ریوالور پنجہ نکال کر تین فیر کئے ایک گولی چور کے کلیجہ مین ہوتی ہوئی داہنی طرف پشت سے نکل گئی یہ زمین پر گر پڑا اس کے بہت خون نکلا اس کے پاس سے چوری کی کوئی چیزین بھی نکلین۔

ہندوستان اور انگلستان کے ریلوے

ولائیت کے اخبار مین دلچسپ کیفیت دیگئی ہے کہ ہندوستان مین ۳۰ ہزار میل سے زیادہ ریلوے جاری ہے اور برطانیہ اعظم (انگلستان وسکاٹلینڈ) مین ۲۳ ہزار ۴۷ میل ہے۔ یہان ۲۷ کروڑ ۱۰ لاکھہ مسافر سالانہ سفر کرنے والے تہے اور وہان ایک ارب ۲۴ کروڑ۔ یہان ۵ کروڑ ۱۰ لاکھہ ٹن مالی سال مین ڈہویا وہان انگلستان یا برطانیہ مین ۴۸ کروڑ ۹۰ لاکھہ ٹن۔ یہان ریلون پر ۲۵ کروڑ ۱۲ پونڈ سرمایہ خرچ ہوا ہے یہان سالانہ خرچ ایک کروڑ ۴۰ لاکھہ ۶۰ ہزار پونڈ ہے وہان سات کروڑ ۲۰ لاکھہ ۸۰ ہزار پونڈ ہے۔ یہان خالص بچت ایک کروڑ ۴۰ لاکھہ ۸۰ ہزار پونڈ ہے وہان ۴ کروڑ ۴ لاکھہ ۴۰ ہزار پونڈ بچت سالانہ ہے یہان ہندوستان مین فی میل مربع مین اوسط آبادی ۳۶۰ ہے ان اعداد سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان مین ابھی توسیع ریلوے کی بے حد گنجائش باقی ہے۔ ہندوستان مین مزدوری بہت سستی اور کام ارزانی سے ہوتا ہے لیکن وہان ولائیت مین دونون چیزین بہت مہنگی ہین۔

مثلاً وہاں اوسط خرچ فی میل ریلوے کا ۶۵ ہزار پونڈ ہے اور یہاں صرف ۸۶۰۰ پونڈ اوسط فی میل خرچ پڑتا ہے سررشتہ ریلوے کی بدولت ہندوستان میں لاکھوں آدمی گذارہ پاتے ہیں۔ لیکن بعض اہل الرائے کے نزدیک ریلوے کی نسبت انہار آبپاشی مفید تر ہے۔

تارک الوطن امریکہ

گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل رزولیوشن شائع کیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ برٹش ہند سے جو لوگ تارک الوطنی اختیار کر کے یونائٹڈ اسٹیشن امریکہ میں جاتے ہیں۔ وہاں کے کام کی حالت اون کے مفید ہے پس تمام لوکل گورنمنٹوں اور منتظموں سے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ امریکہ میں جانے کا قصد رکھتے ہیں وہ ان میں مذکورہ بالا خبر کو مشہور کر دیں۔ (تفریح)

یوروپ میں انارکسٹ فرقہ کی طاقت

ایک تار برقی مظہر ہے۔ کہ شہنشاہ اسپین کی سیاحت مارسلونا میں بم کے گولے جا بجا دستیاب ہوئے تھے اون کی نسبت تحقیقات کیگئی تو ثابت ہوا کہ مارسلونا کے گورنر بعض ذی اثر انارکسٹوں کو بڑی بڑی رقمیں دیتے رہتے تھے کہ اپنے خونی ارادوں سے باز رہیں ان رقموں کے دینے میں جب کبھی دیر ہوتی تھی تو معاً بم کے گولوں کے حادثے شروع ہو جاتے تھے۔ یوروپ کے اخبارات اس سے استدلال کرتے ہیں کہ انارکسٹ جماعت کا مقصد اصلی حب زر اور دولتمندی کے خلاف حاسدانہ اور طماعانہ کوشش کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اس بیان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کرنے میں ہم جلدی نہیں کر سکتے کیونکہ راوی سوشل پسند گروہ کے افراد ہی ہمارے سامنے ہیں لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انارکسٹوں کی کوششیں کیسی ترقی پذیر اور مستحکم ہیں کہ اون کے خلاف انتہائی سختی برتتے ہوئے قرنیں گذر گئیں مگر اب تک پوری طاقت میں موجود ہیں۔ با اختیار گورنمنٹ کو ڈرا اور دھمکا کر رقموں کا وصول کر لینا کسی خفیہ طاقت کے لئے انتہائی عروج ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یوروپ کی تمول پرستی۔ غربا کشی اور سفاکانہ نازرسی کا جب تک استیصال نہ ہوگا۔ انارکسٹ فرقہ کی ترقی لازوال رہے گی مزدوروں اور اہل حرفہ کے ساتھ متمولین کا ظالمانہ برتاؤ خود بخود وہ اسباب مہیا کرتا ہے جن سے ایک ہی وقت میں سینکڑوں انارکسٹ پیدا ہو جاتے ہیں۔ (وکیل)

منارۃ البیضاء

حق کو باطل کے ساتھ سخت مخالفت ہے جب یسوع مسیح کی جیبریں بعض برائے نام مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتی ہیں۔ تو لوگ ابتلا میں پڑ جاتے ہیں ان عیسائیوں کی جو تحریریں سلسلہ احمدیہ کے خلاف نکلتی ہیں ان کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انہ لکم عدو مبین کیوں فرمایا گیا۔ منارۃ البیضاء ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس پر ایک دہریہ اخبار کی رائے ہم لکھتے ہیں تا معلوم ہو کہ ایسا شخص جس کو فریقین سے کوئی تعلق نہیں اس کی نسبت کیا رائے رکھتا ہے واقعی ان علیم لیلوں کے لئے یلبسوں جلوہ الفتان نبی اکرم صلعم نے سچ فرمایا تھا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف کسی پھکڑباز اور غیر ذمہ وار عیسائی کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ کہ جو پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی نے شائع کر کے ہمارے پاس ریویو کے لئے بھیجی ہے۔ جس بہت خراب سپرٹ میں یہ کتاب لکھی ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کی جگہ ردی کاغذوں کی ٹوکری میں ہونی چاہیئے نہ کہ کسی ایڈیٹر کی میز پر ریویو کے لئے۔

.. .. ہمیں حیرانی ہے۔ کہ پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی کے ذمہ دار منتظموں نے اپنے ہاں سے اس قسم کے برے مذاق کی کتاب کیوں کر شائع ہونے دی۔ ہمیں مرزا صاحب کے مذہبی عقائد اور دعوؤں سے نہ صرف یہ کہ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ ہم خدا اور اوس کے الہام اور الہامی کتب کے غلط اور نقصان دہ عقائد کے سخت مخالف ہونے کے باعث ان کی ان اموروں میں تعلیم کے سخت مخالف ہیں۔ مگر مذہبی عقائد کی مدلل اور پُر زور مخالفت کرنا اور چیز ہے اور شرافت کو چھوڑ کر مخالفوں کو گالیاں دینا اور اون کے متعلق پھکڑ بازی کرنا اور شے ہے۔ ہم اس کتاب کی تحریر کا ایک نمونہ ذیل میں دیکر اس کتاب کو ردی سپرد کرتے ہیں۔ مرزائیت کی نسبت یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ گو وہ مسلمانوں کے درمیان ایک فرقہ کی صورت اختیار کرے رہے۔ چار سطر کے بعد ہی اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے۔

ہندوستان کے سارے مسلمان مرزا کو اوس کے دعوؤں میں کاذب جانتے ہیں اور مفتری علی اللہ دجال کا پیشرو یا دجالوں میں سے کوئی ایک اسی طرح تمام عیسائی بھی اوس کو جھوٹا مسیح اور فریبی جانتے ہیں یعنے ہر دو گروہ متفق ہیں کہ وہ شیطان کا سنڈا لنگوٹا ہے اور گویا گلی کے روڑے بھی پکار رہے ہیں

.. .. .. اس کی ذات میں بھلمنسیت کا اقل استعداد بھی مفقود ہو گیا۔ خدا ترس اور راستباز لوگ بھی بلا الزام شیطان کو لعین اور مردود اور رجیم کہنے کے مجاز ہیں"

اس اقتباس میں اس کے راقم نے راستبازی منطق اور شرافت تینوں باتوں کا جس طرح پر خون کیا ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے تجربہ کے موافق اس قسم کی تحریریں آریہ بھلے مانسوں کے ہاتھوں سے زیادہ زیب دیتی ہیں۔ عیسائیوں کو اس پیشہ سے گریز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دراصل ایسی تحریریں اون کے لکھنے والوں کی جماعت کے لئے جس قدر شرم کا موجب ہوتی ہیں اس قدر اُن کی مخالفت کا نشانہ لوگوں کے لئے نہیں۔

سارے مسلمانوں اور تمام عیسائیوں کی فہرست اور اون کا ڈیکلریشن اس کتاب کے مُصنف کے پاس موجود ہوگا۔ ا۔ ج۔ ت۔

دوستانہ شکایت

۱۔ جن احباب نے وی۔ پی واپس کر دیے تھے ان سب کے نام مطالبہ چندہ کے خطوط لکھے گئے تھے مگر تا حال دو سوا کا ون خطوط کے جواب نہیں آئے اُمید ہے کہ سب صاحبان جواب سے مینجر بدر کو مشکور فرمائیں گے ہر ایک کو اپنا نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر ضرور لکھنا چاہیئے صرف تھوڑی سی بے پروائی کیوجہ سے محرر کا بہت سا اوقات اون کے ناموں کی تلاش میں گنجتا ہے۔

۲۔ جو صاحب دو خریدار قیمت پیشگی والے دیں گے۔ ہم اونکو بدر اخبار دے سکیں گے۔

مسلمانون کی تعداد دنیا مین

دی محمدن ورلڈ آف ٹوڈے کے

قابل ایڈیٹرون سے جن مین پادری زویمر و پادری بارٹن صاحب کے علاوہ لدھیانہ کے نامور پادری ویری صاحب بہی شامل ہین اپنی کتاب کے آخری باب مین مسلمانان عالم کی تعداد پر بحث کرتے ہوئے اسبارہ مین یورپ کی مستند کتابون کے بیانات ہی بجنسہ نقل کر دئے ہین جن کا دریافت کرنا اہل اسلام کے لئے یقیناً دلچسپ ہوگا۔ یہ بیانات حسب ذیل ہین۔

سٹیٹسمینز ایئربک ۱۸۹۰ء ۲۰ کروڑ ۳ لاکھ

بردکھا صاحب کی کانورس لیکسیکن ۱۸۹۴ء ۱۷ کروڑ ۸۰ لاکھ

ہینوبرٹ جانسن صاحب کی دربٹینگ دی اسلام ۱۹۰۱ء ۲۵ کروڑ ۹۷ لاکھ

پادری زویمر کا مشنری ریویو ۱۸۹۸ء ۱۹ کروڑ ۶۵ لاکھ

ایلچمین مشنر زٹیشر فٹ ۱۹۰۶ء ۱۷ کروڑ ۵۳ لاکھ

وچمین صاحب کا سٹس پارتھیس اٹلیس ۱۹۰۳ء ۲۴ کروڑ

ولیم کرٹس صاحب کی سیریا و پیلسٹائن ۱۹۰۳ء ۳۰ کروڑ

انسکلوپیڈیا آف مشنز ۱۹۰۴ء ۱۹ کروڑ ۳۳ لاکھ

جدید میزان ۲۳ کروڑ ۲۳ لاکھ

مندرجہ صدر تخمینون مین سب سے زیادہ تعداد (۳۰ کروڑ) مسٹر ولیم کرٹس صاحب نے اپنی کتاب ”شام وفلسطین“ مین درج کی ہے۔ جو حقیقت سے بہت زیادہ دور نہین رہی - کیونکہ ترکی علماء نے حال مین کامل تحقیقات کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ دنیا بہر کے مسلمانون کی تعداد ۳۵ کروڑ سے کچھہ اوپر دکھاتا ہے۔ (پیسہ)

ایجاد نو

ریاست میسور کے ایک کاریگر نے ایسی بندوق ایجاد کی ہے۔ جو خود بخود چلتی ہے اور سے کتنے ہی فایر کرلو گرم نہین ہوتی۔ اس بندوق مین اول تو یہ خوبی ہے کہ جب ایک مرتبہ چلادی جائے۔ تو جب تک بند نہ کی جائے برابر چلتی رہتی ہے۔ یہ بندوق فی منٹ دوسو فایر کرتی ہے۔ دوسری صفت یہ ہے۔ کہ ایک آدمی جتنی بندوقین اوٹھا سکتا ہے اتنی ہی سے کام لے سکتا ہے۔ چند بندوقون کے لئے ایک آدمی کافی ہے۔ صرف یہ خرابی ہے۔ کہ عام بندوقون سے جو فوجون مین مستعمل ہوتی ہین کسیقدر وزنی ہے۔ (پنجاب سماچار)

معلومات محکمہ تار

تار دینے والون کی آسانی کیواسطے محکمہ تار نے ٹکٹ وار فارم تیار کئے ہین۔ ان فارمون پر چار آنہ اور ایک روپیہ اور دو روپے کے ٹکٹ چھپے ہوئے ہون گے اور اس طرح نقد اجرت ارسال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی - ۱۵-اپریل سے ان فارمون کی فروخت شروع ہوگی اور لاہور۔ کراچی الہ آباد اور رنگون سے فارمین مل سکین گی مگر یہ فارم بس بیس اکٹھے کتاب کیصورت مین مل سکینگے۔

(کلکتہ)

کلکتہ کی خبر ہے کہ علی پور کی ٹریم گاڑی مین بعض بنگالی جوانون نے ایک یوروپین مسافر پر حملہ کرکے اس کو زدوکوب کیا اور اوس سے ایک چھہ نالی پستول چھین کر رفوچکر ہو گئے۔ یوروپین مذکور درجہ اول کی ٹریم مین سوار تھا اوس کے ساتھہ چند بنگالی نوجوان بہی بیٹھے تہے۔ فرنگی نے اپنی ٹانگ پھیلائی اور اپنا پاؤن سامنے کی نشست پر رکھا اور اس پر بنگالی جوان بگڑ گئے اور اونہون نے لاٹھیون سے زدوکوب کیا اور ایک نے خنجر نکال کر اس کا وار کرنا چاہا - اسپر یوروپین نے اپنی جیب سے چھہ نالی ریوالور نکالی۔ لیکن بنگالی نوجوانون نے وہ ریوالور بہی چھین لی۔ اور اس کے بعد تمام بنگالی وہان سے اس طرح چمپت ہو گئے کہ کسی کا پتہ نہین نکال سکے دوران ہنگامہ مین یوروپین نے ٹریم کے ملازمون سے مدد چاہی۔ لیکن اونہون نے دخل نہین دیا پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ لیکن ابھی کچھہ پتہ نہین لگا سکی ہے۔ (عام)

زلزلہ کے آثار

لاہور کے قریب جدید عمارات کے لئے زمین کہودتے ہوئے سطح زمین سے ۱۲ فیٹ نیچے ایک عورت کا ڈہانچہ نکلا جو نشست کی حالت مین تہی اور دہان کوٹہتی ہوئی معلوم ہوتی تہی اوسی کے پاس عمارت کا ایک ستون بہی برآمد ہوا۔ عورت کا تمام جسم بجز دانتون کے مٹی ہوگیا تہا۔ ہاتہہ لگانے سے بہر کر مٹی ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شدید زلزلہ کے سبب مع مکان کے اسی حالت مین زمین کے اندر گڑ گئی تہی - فاعتبروا یا اولی الابصار

کپاس کے کیڑون سے بچاؤ

گورنمنٹ کے سائنس والون نے تحقیق کیا ہے کہ کپاس مین جو کیڑا لگتا ہے وہ اوس تخم مین ساتہہ آتا ہے جو ممالک مصر وغیرہ سے منگوایا جاتا ہے اسواسطے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ بیرونی تخم کو پہلے بمبئی مین بائی سلفیٹ آف کارین وغیرہ کی دہونی دے کر کیڑون کو ہلاک کر دیا جائے پہر فروخت کے واسطے ہندوستان مین بھیجا جاوے۔ اس محنت کے واسطے گورنمنٹ قابل شکریہ ہے۔

انڈیا کونسل کے ممبر مسٹر گپتا لکہتے ہین کہ باشندگان بنگالہ جن کی تعداد ۴ کروڑ کے قریب ہے۔ اسی۸۰ فیصدی مچھلی پر گذارہ کرتے ہین۔ کھتری۔ برہمن۔ ویش سب مچھلی خوار ہین۔

ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے سکرٹری تہاپر صاحب پنشن ہوئے۔ ان کی جگہ مسٹر نولٹن مقرر ہوئے۔

زلزلہ۔ ۴-اپریل ۱۹۰۸ء کو سوا دو بجے دن کے کلکتہ۔ سلہٹ اور شیلانگ مین زلزلہ محسوس ہوا۔

مسلمان بھی گروکل بنائین

واقعات زمانہ پر ہر طرف دلچسپی سے نگاہ ڈالنے والے نوجوان جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اس سال گروکل کے جلسہ مین شریک ہوئے تھے۔ جس کی رپورٹ اونہون نے انجمن ہدایت اسلام دہلی کے سالانہ جلسہ مین پڑہی ہے گروکل مین کیسی پود طیار ہو رہی ہے۔ اسپر خواجہ صاحب لکھتے ہین۔

”شاید آپ کو خیال م ۔۔ کیا امید ہو سکتی ہے“ اس کے بعد خواجہ صاحب تجویز کرتے ہین کہ مسلمان بہی اس نمونہ کی کوئی درسگاہ بنائین۔ جس کے متعلم ان زبردست آریون کا کامیابی سے مقابلہ کرسکین ہم اس امر کے قائل نہین کہ اس کیواسطے ہمین آریون کی تقلید کی ضرورت ہے۔ آریہ اور عیسائی کیسے ہی زبردست کیون نہ بنین۔ احمدیہ درویش خانہ کے مقابلہ مین ان کی شکست دنیا مان چکی ہے۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہوگی اگر مسلمان غیرت کہا کر کچھہ کرنے کیطرف متوجہ ہون اور خواجہ صاحب کی جاسوسانہ محنت کی قدر کرتے ہوئے کچھہ بنا ہی ڈالین جسکی ہمکو امید نہین۔

م شاید آپ کو خیال ہوگا۔ کہ یہ آریہ درویش بہی ہندو فقراء کی طرح ایک صلح کل گروہ ثابت ہونگے۔ مگر آپ کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے ان کو ہندو درویشون کی پاک طینتی سے کچھہ واسطہ نہین نہ ان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میں نے جو تحریک چندہ تعمیر مدرسہ کیلئے کی تھی اس میں ایک تجویز یہ بھی تھی ۔ جو با جازت انجمن درج کی گئی تھی کہ اگر کوئی احباب اپنے سرمایہ کو تجارتی طور پر لگانا چاہیں ۔ تو ایسا ہو سکتا ہے ۔ کہ اپنے خرچ سے کمرے بنوا دیں اور اس کا کرایہ انجمن سے لیتے رہیں اور پھر جب انجمن کے پاس کافی روپیہ ہو ۔ تو انجمن ان سے یہ کمرے واپس خرید کر سکیگی ۔ اب بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ بعض دوست جو کہ اس طرح پر کمرے بنوا دینے کیلئے تیار ہیں ۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ معمولی چندہ میں جو نصف یا تہائی آمدنی ہے ۔ شریک ہونیکی ضرورت نہیں یہ ایک غلط فہمی ہے ۔ نصف یا تہائی آمد کا چندہ نئے نئی جیتک کل احباب اس میں شامل نہ ہونگے ۔ تجویز پر کامیابی سے عملدرآمد نہیں ہو سکتا اگرچہ جو احباب کرایہ کیلئے کمرے بنوا دیں ۔ انکی طرف سے بھی ایک قسم کی مدد اس وقت انجمن کو پہونچتی ہے مگر یہ مدد چندہ میں شامل نہیں ہو سکتی ۔ ہاں اگر کوئی دوست محض للہ کوئی کمرہ بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہوں ۔ یا چند دوست ملکر ایسا ارادہ رکھتے ہوں ۔ تو وہ الگ صورت ہے ۔ امید ہے کہ یہ چند سطریں اس غلط فہمی کے ازالہ کیلئے کافی ہونگی

ضروری نوٹ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بھٹہ کا کام شروع ہو گیا ہے اور روپیہ جلد پہونچنا چاہیے ورنہ کام میں ہرج واقع ہوگا اندیشہ ہے ۔

محمد علی از قادیان

نمونہ ہمدردی دعا اور دوا شیخ محمد نصیب صاحب کی لڑکی مرض خسرہ سے ۹ اپریل کو فوت ہو گئی تھی جس پر بالخصوص ان کی بیوی کو بہت صدمہ ہوا کیونکہ پہلے بھی ان کے دو بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے ۔ ان کا ارادہ تھا کہ بیوی کو اس کے ماں باپ کے ہاں بھیجدیں تا کہ غم غلط ہو جانیکا ذریعہ ہو ۔ اس کے متعلق اور آیندہ معالجہ کے متعلق انہوں نے حضرت کی خدمت میں دو خط لکھے ۔ جن کا جواب فائدہ عام کیواسطے شایع کرنیکے لئے انہوں نے مجھے دکھائے ہیں

پہلا خط ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ میں نے خط پڑھ لیا ہے انشاء اللہ بہت دعا کروں گا ۔ کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرماوے مگر صبر شرط ہے ۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ایک فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے ۔ تو اپنے ثواب کو کھو دیتا ہے ۔ والدین کے گھر میں جانیکا مضائقہ نہیں مگر عورت کیلئے اپنے مرد سے زیادہ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا ۔ چند روز کیلئے اگر چلی جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر زیادہ ٹھیرنا مناسب نہیں ۔ اس غم میں آپ اور وہ دونو شریک ہیں ۔ پس کس طرح ان کو گوارا ہے کہ آپ کو اس غم کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر چلی جائیں اور ہماری شریعت کے رو سے زیادہ غم آیندہ ملنے والی درجہ سے محروم کراتا ہے ۔ یہ سب خدا کی ابتلا ہیں جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے ۔ حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے ۔ حد سے زیادہ غم کرنا مبارک نہیں ہوتا ۔ خدا تعالیٰ کا مقابلہ ہے ۔ اور ایمان کے برخلاف ہے ۔ زیادہ آپ خود سمجھتے ہیں اگر صبر اور استقامت سے مجھے یاد دلاتے رہیں گے تو میں دعا کروں گا مجھے شک ہے یہ اٹھرا کی بیماری ہے ۔ اس میں بڑی دوائی جو تجربہ میں آچکی یہ ہے کہ میاں بیوی ڈیڑھ برس تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں ۔ تب انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائیگی اس کے ساتھ دوسری دوائیں بھی ویجاد نگی والسلام ۔ مرزا غلام احمد

دوسرا خط السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ دوائی میرے تجربہ کے رو سے یہ ہے کہ ایک حصہ مشک خالص مثلاً چھ ماشہ زرسی خالص ۳ ماشہ ۔ فولاد قلمی ۳ ماشہ یہ دوا خوب پیسکر اور باہم ملا کر دو روز اسی شام کیوقت ہر روز کھا لیا کریں ۔ فکر اور غم سے جہانتک ممکن ہو اپنے تئیں بچاویں کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضا پر اور خدا تعالیٰ سے بکثرت نمازوں میں ہر وقت دعا کرتے رہیں خدا کے فضل سے کیا تعجب ہے کہ خدا لڑکی کی جگہ لڑکا دیدے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اور میں انشاء اللہ دعا کرتا ہونگا ۔ ہمیشہ یاد دلاتے رہیں ۔

والسلام ۔ مرزا غلام احمد

تبلیغ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی کہ سلسلہ ربانی کے متعلق اپنی طاقت اور اپنی علم کے مطابق تبلیغ کرنے کے واسطے چھ ماہ کے لئے سفر پر جانا چاہتا ہوں ۔ حضرت نے فرمایا "بہت بہتر ہے" ۔ بعد استخارہ کے بیشک سفر کریں ۔ خدا مبارک کرے آمین ۔ چونکہ شیخ صاحب کو دینی خدمات کا بہت شوق ہے اور پہلے بھی وہ اکثر مختلف علاقوں میں پھر کر وعظ کرنے کے عادی ہیں ۔ اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دیگا سر دست ان کا ارادہ بلسلم راولپنڈی کی طرف جانیکا ہے ۔

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۸ء

نمبر	نام	رقم
۵۹۸	اللہ دتہ صاحب	عہ
۵۹۱	محمد ایوب خان	صہ
۱۶۸۳	منشی غلام محمد	للعہ

۴ اپریل ۱۹۰۸ء

نمبر	نام	رقم
۲۱	حافظ محمد صاحب	للعہ
۸۵۴	جان محمد صاحب	للعہ

۵ و ۶ اپریل ۱۹۰۸ء

نمبر	نام	رقم
۱۳۴۳	عبد العزیز صاحب	للعہ
۲۴۴	فضل الٰہی صاحب	للعہ
۱۵۱	محبوب عالم صاحب	للعہ
۱۹۴	میاں عبد اللہ صاحب	عہ

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد (۲۰۰)

دو سو روپیہ نقد وقر میسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنیوالے کو انعام دیئے جائینگے بشرطیکہ وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:-

"اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اُڑا دیا جائے تو زہر قاتل کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے"؟

نوٹ:- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ - مئی ۱۹۰۸ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر پہنچ جانے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کردیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام بحصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہوسکتا۔

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کردینے کے اس شخص کو دیا جاوے گا۔ جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کردے۔ اگر (خدانخواستہ) میں قیمت واپس نہ کروں یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔ جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دیئے گئے:-

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار تیجا سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری

سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ الیشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو نیاز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر کنگٹن شان سٹیٹ ملک برہما

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

پاکٹ کیس ادویات جوہری

حضور وائسرائے معروف و ممالک بالا کانفرنس و سلطنت شہنشاہ ہندوستان و نوابان و راجگان پنجاب ہندوستان و عہدہ داران و افسران انگریز و افغانستان

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پاچکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان پھر کسی اور نسخہ کا ترددّ نہ کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی [illegible] کتاب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کیلئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ دوا تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں ایک حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کر کے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں

امراض کی امراض ہیضہ۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ بندش حیض۔ بد ہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مروڑ پیچش۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ گنٹھیا۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد گردہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان رعشہ۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس۔ (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت بابل کلا کا بنا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) محصول ۵/ - خورد پانچ روپیہ (۵/-) محصول ۸/ - کلاں دس روپیہ (۱۰/-) محصول ۱۱/

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

بمطبع ضیاء الاسلام قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا